بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اسلامیات

جماعت چہارم

یکساں قومی نصاب 2020ء کے مطابق

ایک قوم، ایک نصاب

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020ء کے مطابق تیار کردہ اور قومی نظرثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

منظور شدہ متحدہ علما بورڈ، پنجاب، لاہور [بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی / 4 / درسی کتب) 880/2021 مورخہ 15-02-2022]

تمام مکاتبِ فکر کے علماکرام پر مشتمل، اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر 3(8)/2015/E-III نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے ''دی علم فاؤنڈیشن، کراچی'' کے مرتب کردہ قرآن مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس درسی کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
	بابِ اوّل۔ قرآن مجید و حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم	
ا	حفظِ قرآن مجید	1
ب	حفظ و ترجمہ	3
ج	حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم	5
د	دعائیں (زبانی)	7
	باب دوم۔ ایمانیات و عبادات	
	الف: ایمانیات	
1	فرشتوں پر ایمان	10
2	آسمانی کتابوں پر ایمان	13
	ب: عبادات	
1	روزہ (صوم)	16
2	حقوق اللہ	19
3	تلاوت قرآن مجید	22
	باب سوم۔ سیرت طیّبہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم	
1	نزولِ وحی کا واقعہ	25
2	دعوت و تبلیغ	28
3	ہجرتِ حبشہ (اولیٰ و ثانیہ)	32
4	شعبِ ابی طالب	36
5	عام الحزن	40
6	سفرِ طائف	43
	باب چہارم۔ اخلاق و آداب	
1	سادگی	46
2	آدابِ مجلس	49
3	وقت کی پابندی	52
	باب پنجم۔ حسن معاملات و معاشرت	
1	دیانت داری	55
2	حقوق العباد (خدمتِ خلق)	58
3	وطن سے محبت (ذمہ دار شہری)	61
	باب ششم۔ ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام	
1	حضرت ابراہیم علیہ السّلام	64
2	حضرت موسیٰ علیہ السّلام	67
3	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	70
4	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	73
	باب ہفتم۔ اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے	
1	صفائی کی ضرورت و اہمیت	77
2	پانی کی اہمیت	80
●	فرہنگ	83

زیرِ نگرانی: محمد رفیق طاہر، جوائنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر، قومی نصاب کونسل، وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

فوکل پرسن پنجاب برائے یکساں قومی نصاب: عامر ریاض، ڈائریکٹر (کریکولم)، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

مصنّف: عبدالرؤف

اراکین قومی جائزہ کمیٹی

ڈاکٹر فخر الزمان (پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور)

شہزادہ نعیم بابر (ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم، کوئٹہ)

شبانہ شاہین (نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ، خیبر پختونخوا)

عبدالعزیز (محکمہ تعلیم، گلگت بلتستان)

شائستہ خاتون (فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد)

عظمیٰ حمید (فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد)

ڈاکٹر سلمان شاہد (فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد)

ایمن شریف (وفاقی تعلیمی ادارہ جات، کینٹ اینڈ گیریژن، راولپنڈی کینٹ)

ڈیسک آفیسر: منصورہ ابراہیم (قومی نصاب کونسل)

تکنیکی معاونت: نگہت لون، اسفند یار خان، سرفراز احمد

ڈائریکٹر (مسوّدات): محترمہ فریدہ صادق

نگران طباعت: ڈاکٹر فخر الزمان، محمد صفدر جاوید

ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس): سیّدہ انجم واصف

کمپوزر: جنید احمد

ڈیزائنرز: بشارت احمد، شہباز جبّار، محمد اعظم، حافظ انعام الحق

باب اوّل

قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) حفظِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دی گئی سورتوں کو حفظ کر سکیں۔
- قرآن مجید کی سورتوں کو درست تلفّظ اور روانی کے ساتھ زبانی یاد کر سکیں اور انھیں نماز میں اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔

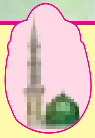

فرمانِ مُصطفٰی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

”تم قرآن مجید پڑھو اس لیے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا“ (صحیح مسلم، حدیث:1874)

سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ
الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ
لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ
ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾ ع

NOT FOR SALE-PESRP

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ ﴿۳﴾
وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾ ع

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ﴿۱﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى نَارًا
ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ ع

سرگرمیاں برائے طلبہ

- دی گئی سورتوں کو درست تلفّظ اور روانی کے ساتھ بار بار دہرائیں۔
- سبق میں دی گئی سورتیں یاد کر کے اپنے والدین کو سنائیں۔
- طلبہ سورتیں خود بھی یاد کریں اور اپنے ساتھیوں کی بھی مدد کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو پہلے سے حفظ کردہ سورتوں کا اعادہ کروایا جائے اور قراءت کی درستی کے لیے مذکورہ بالا سورتیں کسی معروف قاری کی آواز میں سنوائیں۔
- طلبہ کے مابین مقابلہ حسن قراءت کروائیں اور بہتر کارکردگی والے طلبہ کو انعامات دیے جائیں۔

(ب) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دیے گئے کلمات کو مع ترجمہ یاد کر سکیں اور ان کے معنی و مفہوم کو جان کر انھیں اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں۔
- سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ کا ترجمہ یاد کر سکیں۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ !) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ تو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (اور بے نام و نشان) رہے گا۔

فرمانِ مصطفٰی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

کوثر جنّت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔

(مسندِ احمد، حدیث: 8843)

NOT FOR SALE-PESRP

کلماتِ نماز

نماز کی حالت میں رُکوع کے دوران تین مرتبہ یہ کلمات ادا کریں:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو بڑی عظمت والا ہے۔

رُکوع سے اُٹھتے ہوئے یہ کلمات ادا کیے جاتے ہیں:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سن لی اس شخص کی بات جس نے اس کی تعریف بیان کی۔

قومہ کی حالت میں یہ کلمات ادا کیے جاتے ہیں:

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

ترجمہ: اے ہمارے رب! سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں۔

سجدہ میں تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو اونچی شان والا ہے۔

مزید جانیے!

رُکوع سے اُٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- دیے گئے کلمات کو یاد کریں اور ان کلمات کو ایک چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- ان کلمات کو یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اہم کلمات صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کروائیں اور ان کلمات کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ اپنے والدین سے نماز کا طریقہ سیکھیں۔

(ج) حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پانچ مختصر احادیثِ مبارکہ کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- اس سبق میں دی گئی احادیثِ مبارکہ کو سمجھ کر روزمرّہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جو افعال سرانجام دیے، جو باتیں ارشاد فرمائیں اور جو افعال آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے سرانجام دیے گئے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان پر خاموشی کا اظہار فرمایا اُن کو حدیث کہتے ہیں۔

یاد رکھیے!

اسلام کو سمجھنے کے لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث مبارک کو جاننا ضروری ہے۔

اس سبق میں آپ پانچ احادیثِ مبارکہ پڑھیں گے اور اُن کا معنیٰ و مفہوم سمجھیں گے۔

1 مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی، حدیث: 1955)

2 لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7376)

3 لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6056)

4 اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا

ترجمہ: تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو اچّھے اخلاق والا ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث:3759)

5 لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔

(صحیح مسلم، حدیث:172)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- تین احادیثِ مبارکہ پر مشتمل خوب صورت چارٹ تیار کر کے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- طلبہ روزانہ اسمبلی میں ایک حدیث مبارک مع ترجمہ سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حدیثِ مبارک کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ احادیث مبارکہ کی تعلیمات کو عملی زندگی کا حصّہ بنائیں۔

(د) دُعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دی گئی دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روزمرہ زندگی میں دعا مانگنے کے عادی ہو سکیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں بہت سی دعائیں سکھائی ہیں۔ روزمرّہ زندگی میں اِن دعاؤں کا مانگنا برکت اور حفاظت کا باعث ہے۔ ان دعاؤں کو اپنے روزمرّہ کے معمولات کا حصّہ بنائیں۔

فرمانِ مُصطفٰی خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 3829)

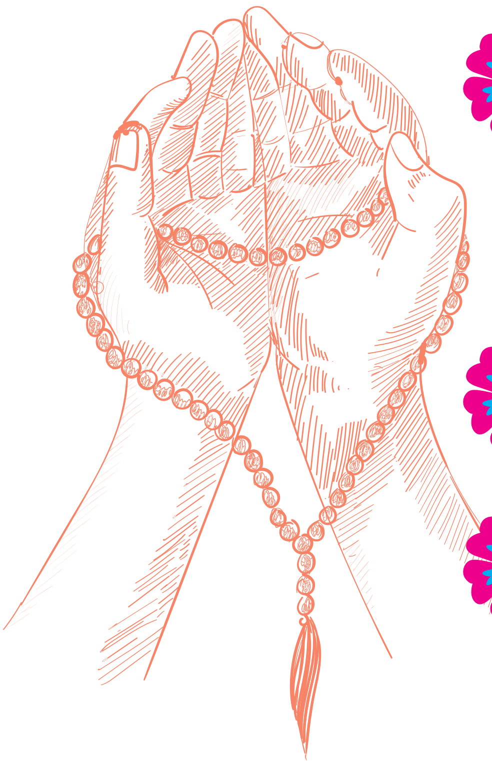

سونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسۡمِكَ اَمُوۡتُ وَاَحۡیَا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام سے زندہ ہوتا ہوں۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

جاگنے کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیۡهِ النُّشُوۡرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں بُرے جِنّات مذکّر مؤنّث سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بخاری، حدیث:6322)

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا

غُفْرَانَكَ

ترجمہ: (اے اللہ تعالیٰ!) میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ (مسند احمد، حدیث:505)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث:772)

یاد رکھیے!

دعا مانگنا پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 772)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سبق میں شامل تمام دعائیں شوق اور لگن سے یاد کریں اور ان دعاؤں کو موقع کی مناسبت سے پڑھنے کی مشق کریں۔
- روزمرہ زندگی کی اہم دعاؤں کو ایک چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں لگائیں۔
- دعائیں یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں۔
- بیت الخلاء میں طہارت وصفائی کا خیال رکھیں اور بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو یہ دعائیں یاد کروائیں اور سنّتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ ان دعاؤں کو اپنی روزمرّہ زندگی کے معمولات کا حصّہ بنائیں۔

باب دوم

ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

(1) فرشتوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- تمام فرشتوں پر ایمان لانے کے حکم سے آگاہ ہوسکیں۔
- مشہور فرشتوں کے نام جان سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ مشہور فرشتوں کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوسکیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذِمّے جو کام لگا رکھے ہیں، اُن کو پوری ذِمّہ داری سے انجام دیتے ہیں۔

> **مزید جانیے!**
>
> حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب "الرّوح الامین" ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۶ (سورۃ التحریم، آیت: 6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، کتابوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا ضروری ہے اُسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔

مشہور فرشتوں کے نام اور اُن کے کام درج ذیل ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام: یہ نبیوں اور رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی) لے کر آتے تھے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام: یہ بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام: یہ قیامت کے روز صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام: یہ مخلوق کی روح نکالنے پر مقرر ہیں۔ ان کو مَلَکُ الْمَوْت (موت کا فرشتہ) بھی کہا جاتا ہے۔

NOT FOR SALE-PESRP

اس کے علاوہ دیگر اہم فرشتوں کے نام درج ذیل ہیں:

کراماً کاتبین: کراماً کاتبین کا مطلب ہے معزز لکھنے والے۔ یہ فرشتے انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔

منکر نکیر: انسان کے مرنے کے بعد جو فرشتے قبر میں سوال کرتے ہیں اُن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے۔

محافظ فرشتے: اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت کے لیے اُس کے آگے اور پیچھے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو اُس کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں اور نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: اور اسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ نہ اس کی عبادت سے تکبّر کرتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں۔

(سورۃ الانبیاء، آیت: 19)

فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا:

الف۔ مٹی سے　　ب۔ آگ سے　　ج۔ نور سے　　د۔ پانی سے

ب۔ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے روزی پہنچاتے ہیں:

الف۔ حضرت جبریل علیہ السلام　　ب۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام

ج۔ حضرت میکائیل علیہ السلام　　د۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام

ج۔ مشہور فرشتوں کی تعداد ہے:

الف۔ دو　　ب۔ تین　　ج۔ چار　　د۔ پانچ

د۔ مَلَکُ المَوْت کا معانی ہے:

الف۔ پیغام دینے کا فرشتہ　　ب۔ موت کا فرشتہ　　ج۔ رزق کا فرشتہ　　د۔ بارش کا فرشتہ

ہ۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام کی ذمہ داری ہے:

الف۔ وحی پہنچانا ب۔ بارش برسانا ج۔ مخلوق کو رزق پہنچانا د۔ روح قبض کرنا

2۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
حضرت جبرئیل علیہ السلام	صور پھونکنا
حضرت میکائیل علیہ السلام	روح نکالنا
حضرت اسرافیل علیہ السلام	وحی لے کر آنا
حضرت عزرائیل علیہ السّلام	بارش اور روزی پہنچانا

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ فرشتے کن چیزوں کے محتاج نہیں ہیں؟

ب۔ فرشتے اپنا کام کس کے حکم پر سرانجام دیتے ہیں؟

ج۔ کراماً کاتبین کی ذمہ داریاں لکھیں۔

د۔ فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک فرمان بیان کریں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں

الف۔ فرشتوں کا تعارف لکھیں۔

ب۔ فرشتوں کے طرزِ عمل سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مشہور فرشتوں کے نام اور اُن کی ذمہ داریوں پر مشتمل چارٹ تیار کریں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- کائنات میں ایسی نشانیوں کی فہرست بنائیں جس میں فرشتوں کی خدمات کا اظہار ہوتا ہو۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو فرشتوں کے بارے میں مزید معلومات دیں۔
- غزوہ بدر کے حوالے سے فرشتوں کی مدد کے واقعات بچوں کو بتائیں۔

(2) آسمانی کتابوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آسمانی کتابوں پر ایمان کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتابوں کے نام جان سکیں اور جن نبیوں پر آسمانی کتب اور صحائف نازل ہوئے ہیں ان کے اسمائے گرامی سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتابوں میں سے قرآن مجید کی فضیلت و انسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جو کتابیں نازل کیں، اُن کو آسمانی یا الہامی کتابیں کہا جاتا ہے۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر نازل کیں۔ بعض انبیاء کرام علیہم السّلام پر کتابوں کی بجائے صحیفے نازل کیے گئے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر جو صحیفے دیے نازل کیے گئے ان کا قرآنِ مجید میں "صُحفِ ابراہیم" کے نام سے تذکرہ ہے۔

یاد رکھیے!

اللہ تعالیٰ کی مختصر کتابوں یا ان کے اجزا کو صحیفہ کہتے ہیں۔ صحیفہ کی جمع صحف ہے۔

چار آسمانی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

تورات مقدس یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

زبور مقدس یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

انجیل مقدس یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

قرآن مجید یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔

سابقہ کتابوں کی تعلیمات برحق تھیں۔ قرآن مجید ان تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ان کتابوں پر ایمان رکھنا بھی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اُس (کلام) پر ایمان لائے جو اُن کی طرف نازل فرمایا گیا ہے اُن کے ربّ کی طرف سے اور سب مومنین بھی سب کے سب ایمان لائے اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر۔ (سورۃ البقرۃ، آیت: 285)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ عربی زبان میں نازل ہوا۔ قرآن مجید سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی تھیں، وہ کسی خاص زمانے اور علاقے کے لیے بھیجی جاتی تھیں۔ جب کہ قرآن مجید کو دنیا کے تمام انسانوں کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی حفاظت کا ذِمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

NOT FOR SALE-PESRP

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ (سورۃ الحجر، آیت: 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

فرمانِ الٰہی!

ترجمہ: (یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے بہت بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔
(سورۃ ص، آیت: 29)

یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ جس طرح آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ختمِ نبوّت پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اُسی طرح قرآن مجید کے آخری الہامی کتاب ہونے پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اب قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت کا واحد ذریعہ یہی کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہی تمام انسانوں کی نجات ہے۔

قرآن مجید ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کرنے، اس کو یاد کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کی باقاعدگی سے تلاوت کریں۔ اس کو پڑھیں، یاد کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:

الف۔ زبورِ مقدس　　ب۔ تورات مقدس　　ج۔ انجیل مقدس　　د۔ قرآن مجید

ب۔ آخری آسمانی کتاب ہے:

الف۔ زبورِ مقدس　　ب۔ تورات مقدس　　ج۔ انجیل مقدس　　د۔ قرآن مجید

ج۔ قرآن مجید ہدایت کا پیغام لے کر آیا ہے:

الف۔ تمام انسانوں کے لیے　　ب۔ خاص زمانے کے لیے

ج۔ خاص قوم کے لیے　　د۔ خاص علاقے کے لیے

د۔ قرآن مجید کی زبان ہے:

الف۔ عربی	ب۔ اردو	ج۔ انگریزی	د۔ فارسی

ہ۔ کون سی آسمانی کتاب کی حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے:

الف۔ زبور مقدس	ب۔ تورات مقدس	ج۔ انجیل مقدس	د۔ قرآن مجید

2۔ کالم الف کو کالم ب سے ملایئے۔

کالم الف	کالم ب
تورات مقدس	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
انجیل مقدس	حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
قرآن مجید	حضرت موسیٰ علیہ السلام
زبور مقدّس	حضرت داؤد علیہ السلام

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟

ب۔ صحیفہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

د۔ قرآن مجید کی آیات سے کون لوگ نصیحت پکڑتے ہیں؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کی چند خصوصیات تحریر کریں۔

ب۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- آسمانی کتابوں کے نام مع انبیاءِ کرام علیھم السلام کے نام کا ایک چارٹ بنائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- عہدِ نبوی میں قرآن مجید کن کن چیزوں پر لکھا گیا؟ اساتذہ اور والدین کی مدد سے جواب معلوم کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو آسمانی کتابوں کے بارے میں آسان اور سادہ پیرائے میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو یہ حقیقت ذہن نشین کروائیں کہ قرآن مجید ہی واحد آخری آسمانی کتاب ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

(ب) عبادات

(1) روزہ (صوم)

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- روزے کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- روزے کی اہمیت و فضیلت اور احکام جان سکیں۔
- روزے کے حقیقی مقاصد اور فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
- رمضان المبارک میں عبادت کرنے کی ترغیب حاصل کر سکیں۔
- رمضان المبارک میں اعتکاف اور شبِ قدر کی اہمیت جان سکیں۔

روزے کا معنیٰ و مفہوم

عربی زبان میں روزے کو صوم کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کسی چیز سے رکنا اور اُس کو ترک کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رک جانے اور دیگر خواہشات کو ترک کرنے کا نام روزہ ہے۔

روزے کی اہمیت و فضیلت

روزہ اسلام کا بنیادی رکن اور ایک اہم عبادت ہے۔ رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل، بالغ اور مقیم مسلمان پر فرض ہیں۔ جس طرح روزے مسلمانوں پر فرض کیے گئے ہیں، اُسی طرح یہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

روزے کا مقصد انسان کے اندر تقویٰ کی صفت پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ کے ڈر سے برے کاموں سے بچ جائے۔

قرآن مجید کی رُو سے رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان پر فرض ہیں۔ البتہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو، اُسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں رکھنا ضروری ہے۔ صبح صادق سے پہلے سحری کا کھانا کھانا اور سُورج غروب ہونے کے فوراً بعد افطار کر لینا دین کی تعلیم ہے۔ روزے کے اجر و ثواب کے بارے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

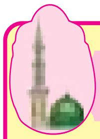

فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1896)

آدمی کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ نے فرمایا: سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 3823)

روزے کے فوائد

- دن بھر بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے روزے دار کو غربا و مساکین کی بھوک اور پیاس کا احساس ہوتا ہے۔
- روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔
- روزہ بہت سے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
- روزے دار کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔
- روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔
- رمضان المبارک کا مہینا معاشرے میں بھائی چارے اور محبت کے جذبات کو پروان چڑھاتا ہے۔
- رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سنّت ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے اور وصال تک آپ کا یہی معمول رہا۔ اسی طرح آخری عشرے کی راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش بھی کرنی چاہیے۔ یہ رمضان المبارک کی آخری پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ یہ رات ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کریں۔ اس مہینے میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ سحری و افطاری بنانے میں گھر والوں کی مدد کریں اور رمضان المبارک میں غریبوں کا بھی خیال رکھیں۔

مشق

۱۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ عربی زبان میں روزے کو کہتے ہیں:

الف۔ صوم   ب۔ صلوٰۃ   ج۔ زکوٰۃ   د۔ عماد

ب۔ رمضان المبارک کے روزے مسلمانوں پر ہیں:

الف۔ مستحب   ب۔ فرض   ج۔ سنت   د۔ واجب

ج۔ روزہ فرض ہونے کی شرط ہے:

الف۔ مال دار ہونا   ب۔ بالغ ہونا   ج۔ طاقت ور ہونا   د۔ عالم ہونا

د۔ حدیث مبارک کے مطابق رمضان المبارک میں آدمی کا ہر عمل بڑھا دیا جاتا ہے:

الف۔ دس سے سات سوگُنا　ب۔ دس سے آٹھ سوگُنا　ج۔ دس سے نو سوگُنا　د۔ دس سے ہزار گُنا

ہ۔ قرآن مجید کی رو سے روزہ کا مقصد ہے:

الف۔ تقویٰ　ب۔ اخلاص　ج۔ سچائی　د۔ دیانت داری

2۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ شریعت کی اصطلاح میں روزے سے کیا مراد ہے؟

ب۔ روزے کی فرضیت کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ رمضان المبارک سے ہمیں کس طرح فائدہ اٹھانا چاہیے؟

د۔ روزے کے دو فوائد لکھیں۔

3۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ روزے کی اہمیت وفضیلت بیان کریں۔

ب۔ اعتکاف اور شب قدر کی اہمیت اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- روزے کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا خوب صورت چارٹ بنائیں۔
- گھر میں افطاری کی تیاری میں امّی جان کی مدد کریں۔
- اپنے دوستوں کے لیے افطاری کا انتظام کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کے درمیان رمضان المبارک کے فضائل پر مباحثہ کروائیں۔
- رمضان المبارک میں روزے کی اہمیت وفضیلت کے حوالے سے اسمبلی میں بچوں کو آگاہ کریں۔

(2) حقوق اللہ

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور معبود سمجھتے ہوئے اس کے حقوق جان سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر ان کا شکر ادا کرنے اور تکلیف اور مصیبت میں صبر و استقامت اور توکّل کرنے والے بن سکیں۔
- دعا کی اہمیت جان کر عملی زندگی میں اس کے عادی ہو سکیں۔

حقوق اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے حقوق۔ حقوق اللہ سے مراد وہ باتیں یا کام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنا ہر انسان پر واجب ہے جیسے ہر انسان پر یہ لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

فرمانِ الٰہی!

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمھارے لیے پیدا کیں۔

(سورۃ البقرۃ، آیت: 29)

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اس نے انسان کو بہترین شکل و صورت پر پیدا کیا اور سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا کی۔ سورج، چاند، ستارے سب انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ (سورۃ الذاریات، آیت: 56)

ترجمہ: اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ انسان زمین پر اس کا بندہ بن کر رہے۔ بندہ ہونے کی حیثیت سے انسان پر اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق واجب ہیں۔ بندگی کا تقاضا ہے کہ انسان اِن حقوق کو ادا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے اور اُسے ایک مانا جائے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سب عبادات میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حق ہے کہ بندہ اپنے رب کا ہمیشہ شکر ادا کرے۔ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہیں، دل سے اُن کا اعتراف کرے اور زبان سے اُن نعمتوں پر کلماتِ شکر ادا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھنا اور اُس کا ذکر کرتے رہنا بھی حقوق اللہ میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ انسان اپنی ہر ضرورت کے لیے صرف اُسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اُس کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ

پھیلائے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کا معمول تھا کہ ہر مصیبت اور تکلیف پر صبر فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اُسے دور کرنے کے لیے فریاد کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی مشکلات کو دور کرنے والا نہیں ہے۔

ہمارے نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ غم اور خوشی بھی اُسی کی طرف سے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھیں۔ اُس کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ اپنی تمام اُمیدیں اُسی سے وابستہ رکھیں اور اُسی پر بھروسا کریں۔

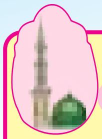

فرمانِ مُصطفٰی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمھیں اپنی نعمتیں کھلا رہا ہے۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3789)

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے بہترین شکل و صورت پر پیدا کیا:

الف۔ انسان کو　ب۔ حیوان کو　ج۔ چرند کو　د۔ پرند کو

ب۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا:

الف۔ سیاحت کے لیے　ب۔ عبادت کے لیے　ج۔ کھانے کے لیے　د۔ کھیلنے کے لیے

ج۔ دنیا کی ہر چیز پیدا کی گئی:

الف۔ حیوانوں کے لیے　ب۔ پرندوں کے لیے　ج۔ فرشتوں کے لیے　د۔ انسانوں کے لیے

د۔ حقوق اللہ میں شامل ہے:

الف۔ ذکر کرنا　ب۔ باتیں کرنا　ج۔ کھیلنا کودنا　د۔ سونا جاگنا

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ______________ مانے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند اور ستارے سب ______________ کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔

ج۔ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں ______________ سے اُن کا اعتراف کرے۔

د۔ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے بھی ______________ سے دعا مانگنی چاہیے۔

ہ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی ______________ دور کرنے والا نہیں ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق اللہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے؟

ج۔ اہم عبادات کون سی ہیں؟

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مصیبت اور تکلیف کے وقت کیا معمول تھا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق اللہ کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

ب۔ ہم اپنی عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اللہ تعالیٰ کی چند نعمتوں کی فہرست بنائیں۔
- اپنا جائزہ لیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں۔
- سبق میں شامل حقوق اللہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دیگر حقوق کے بارے میں استادِ محترم سے معلوم کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں آسان الفاظ میں تفصیل سے آگاہ کریں اور اُن کو ادا کرنے کی ترغیب بھی دیں۔
- طلبہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ کریں۔ انھیں شکر کرنے کے مختلف طریقے بتائیں اور نماز کی پابندی کی تاکید کریں۔

(3) تلاوتِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آخری الہامی کتاب کے طور پر قرآن مجید کا تعارف جان سکیں۔
- دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے قرآن مجید کی اہمیت، عظمت اور فضائل جان سکیں۔
- تلاوت کے احکام و آداب سے آگاہ ہو سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔
- مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق سے واقف ہو سکیں۔

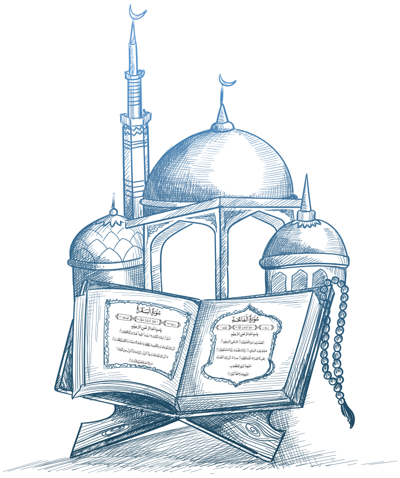

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے نبی اور رسول بھیجے اور اُن میں سے بعض پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ان کتابوں میں سے آخری کتاب قرآن مجید ہے۔ قرآن کے معنیٰ ہیں کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب، یہ کتاب پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید ساری دنیا کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

ترجمہ: رمضان کا مہینا وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا (یہ) لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (اِس میں) ہدایت اور (حق و باطل میں) فرق کرنے والے روشن دلائل ہیں۔

(سورۃ البقرۃ، آیت:185)

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل فرمایا۔
(سورۃ القدر، آیت:1)

قرآن مجید کی تلاوت نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت شوق سے کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو کثرت سے تلاوت کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

ترجمہ: اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کیجیے۔ (سورۃ المزّمّل، آیت:4)

اسی طرح آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ خیال رہے کہ الٓمّٓ ایک حرف نہیں بلکہ الف، لام، میم تین حروف ہیں۔ لہٰذا صرف الٓمّٓ کا لفظ پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (سنن ترمذی، حدیث:2910)

تلاوتِ قرآن مجید کے آداب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے پہلے درج ذیل آداب کا خیال رکھا جائے۔

- تلاوت شروع کرنے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔
- قرآن مجید پڑھنے سے پہلے جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

فرمانِ مُصطفٰی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

”وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے“

(جامع ترمذی، حدیث:2913)

- قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوّذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔
- قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کرنی چاہیے۔
- قرآن مجید کی تلاوت درست تلفّظ کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔
- قرآن مجید کی تلاوت کے دوران اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں کرنی چاہییں۔
- جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ اس کے تمام آداب کا خیال رکھیں۔ اس کی تعلیمات کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیے:

الف۔ اللہ اکبر　ب۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ　ج۔ تعوّذ و تسمیہ　د۔ سبحان اللہ

ب۔ انسانوں کی رہنمائی کے لیے آخری کتاب ہے:

الف۔ زبور مقدس　ب۔ تورات مقدس　ج۔ انجیل مقدس　د۔ قرآن مجید

ج۔ کون سی آسمانی کتاب کی حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے:

الف۔ زبور مقدس　ب۔ تورات مقدس　ج۔ انجیل مقدس　د۔ قرآن مجید

د۔ قرآن مجید رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے:

الف۔ ساری دنیا کے لیے　ب۔ خاص زمانے کے لیے　ج۔ خاص قوم کے لیے　د۔ خاص علاقے کے لیے

ہ۔ قرآن مجید نازل ہوا:

الف۔ شب قدر میں　ب۔ شب معراج میں　ج۔ شب عاشور میں　د۔ شب ِبراءت میں

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے ____________ کر لینا چاہیے۔

ب۔ تلاوت قرآن مجید درست تلفظ کے ساتھ ____________ کر کرنی چاہیے۔

ج۔ تلاوت کے دوران ____________ کی باتیں نہیں کرنی چاہییں۔

د۔ جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی اور ____________ سے تلاوت سنیں۔

ہ۔ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے پر ____________ نیکیاں ملتی ہیں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کا مختصر تعارف لکھیں۔

ب۔ الٓمّٓ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں کسی ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ قرآن مجید کے کوئی سے دو حقوق بیان کریں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔

ب۔ قرآن مجید کی تلاوت کے کوئی سے پانچ آداب تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- قرآن مجید کی تلاوت کے آداب پر ایک چارٹ تیار کریں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- روزانہ کا تلاوت قرآن مجید کا جدول بنا کر استاد/ والدین کو دکھائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو قرآن مجید کے پیغام اور فضائل کے بارے میں تفصیل کے ساتھ آگاہ کریں۔
- طلبہ کو ناظرہ قرآن مجید کی تدریس کرواتے وقت آداب تلاوت کا خیال رکھا جائے۔

باب سوم

سیرتِ طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(1) نزولِ وحی کا واقعہ

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- غارِ حرا میں پہلی وحی کے نزول کے واقعہ کے متعلق جان سکیں۔
- نزولِ وحی کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کردار کو جان سکیں۔
- پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلمات کی روشنی میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمتِ کردار (صلہ رحمی، مصیبت زدوں کا بوجھ اٹھانے والے، ناداروں کی مدد کرنے والے، مہمان نواز، آفتوں میں دوسروں کے کام آنے والے) سے روشناس ہو سکیں۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کردار کے مذکورہ پہلوؤں کو اپنی زندگی میں اپنا سکیں۔
- سورۃ العلق کی ابتدائی آیات کی روشنی میں علم کی اہمیت کو جان سکیں۔

جب نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک چالیس سال کے قریب ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور غور و فکر کے لیے غارِ حرا میں باقاعدگی سے تشریف لے جانے لگے۔ ایک دن جب آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ معمول کے مطابق غارِ حرا میں عبادت اور غور و فکر میں مصروف تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات پڑھنے کو کہا:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ﴿۳﴾
الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾

(سورۃ العلق، آیت: 1-5)

ترجمہ: آپ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اپنے ربّ کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پڑھیے اور آپ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کا ربّ بڑا اکریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

یہ رمضان المبارک کا مہینا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی۔ وحی کا نازل ہونا ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ اس غیر معمولی واقعہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت پر بہت زیادہ اثر کیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ ”مجھے چادر اوڑھا دو۔“

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: اسے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السّلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔
(سورۃ الشعراء، آیت: 193-194)

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت بحال ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس عظیم واقعہ کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے ساری بات سن کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی اور کہا:

اللہ کی قسم! اللہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یقیناً آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) صلہ رحمی کرتے ہیں ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انہیں کما کر دیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری، حدیث: 3)

اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور اُن کو نزولِ وحی کے واقعہ کے بارے میں بتایا۔ ورقہ بن نوفل پہلی آسمانی کتابوں، تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے۔ انھوں نے یہ واقعہ سن کر کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آچکا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس امت کے نبی ہیں اگر میری زندگی نے ساتھ دیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی میں علم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ علم ایک نور ہے جو اچھائی اور برائی کو سمجھنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے ہمیں علم کی اہمیت سے واقف ہونا چاہیے اور علم حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ محنت کرنی چاہیے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ عبادت کی غرض سے قیام فرماتے تھے:

الف۔ غارِ حرا میں　ب۔ غارِ ثور میں　ج۔ کوہِ طور پر　د۔ جبلِ رحمت پر

ب۔ نزولِ وحی کے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی:

الف۔ تیس سال　ب۔ چالیس سال　ج۔ پچاس سال　د۔ ساٹھ سال

ج۔ پہلی وحی کے نزول کا مہینا ہے:

الف۔ محرم الحرام　ب۔ رمضان المبارک　ج۔ ربیع الاوّل　د۔ ذی الحجہ

د۔ ورقہ بن نوفل علم رکھتے تھے:

الف۔ تورات کا　ب۔ انجیل کا　ج۔ قرآن مجید کا　د۔ تورات اور انجیل کا

ہ۔ کون سا فرشتہ پہلی وحی لے کر آیا؟

الف۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام   ب۔ حضرت جبریل علیہ السلام

ج۔ حضرت میکائیل علیہ السلام   د۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ ایک دن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ معمول کے مطابق عبادت اور ________ میں مصروف تھے۔

ب۔ وحی کا نازل ہونا ایک ________ واقعہ تھا۔

ج۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور ________ کو کہا کہ ”مجھے چادر اوڑھا دو“۔

د۔ پہلی وحی میں ________ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ہ۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی کا نام ________ تھا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ پہلی وحی میں سورۃ العلق کی کتنی آیات نازل ہوئیں؟

ب۔ سورۃ العلق کی ابتدائی دو آیات کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ ورقہ بن نوفل کون تھے؟

د۔ غارِ حرا میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مصروفیات کیا تھیں؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ نزولِ وحی کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ ب۔ پہلی وحی سے ہمیں کس چیز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ”علم کی اہمیت“ کے موضوع پر ایک مختصر تقریر تیار کریں اور اپنی جماعت میں سنائیں۔
- علم کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں آیات و احادیث کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو وحی کا معنی و مفہوم سمجھائیں۔
- طلبہ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ اخلاق کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کی خوشخبری تمام آسمانی کتابوں میں موجود تھی۔ اس لیے ورقہ بن نوفل نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی تصدیق کی۔

(2) دعوت و تبلیغ

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دینِ اسلام کی تبلیغ کا مفہوم، ضرورت اور اہمیت جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوتِ اسلام کے آغاز میں تبلیغ کے مراحل کے بارے میں جان سکیں۔
- سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والوں کے ناموں سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کی دعوت کے دوران قریشِ مکہ کی مخالفت اور رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی ثابت قدمی کے بارے میں آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان کی پیروی کر سکیں۔
- حضرت ابو طالب کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے آغاز میں رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہونے کی وجہ سے امت پر دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری کو سمجھ سکیں۔

دعوت و تبلیغ کا مفہوم

دعوت و تبلیغ کا مطلب ہے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور اُن تک احکامِ الٰہی پہنچانا۔ انبیاء کرام علیھم السلام کو دنیا میں اِسی مقصد کے لیے بھیجا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی یہی حکم دیا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ)! پہنچا دیجیے جو کچھ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر آپ کے ربّ کی جانب سے نازل فرمایا گیا ہے۔ (سورۃ المائدہ، آیت: 67)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا اور دعوت و تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ پہلی وحی کے نزول کے کچھ عرصہ بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دوسری وحی نازل ہوئی۔

مزید جانیے!

دوسری وحی میں سورۃ المدّثّر کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں۔

دوسری وحی کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ ابتدا میں جن لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کیا۔ اُن کے نام درج ذیل ہیں:

- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا
- حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابتدا میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت و تبلیغ کا کام رازداری کے ساتھ کیا اور صرف قریبی لوگوں کو ہی دعوت پیش کی۔

خفیہ تبلیغ کا سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔

اِس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اعزّہ و اقارب کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم دیا گیا۔

ترجمہ: (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔ (سورۃ الشعراء، آیت: 214)

اس حکم کے مطابق آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خاندان اور قبیلے کے لوگوں کو کھانے پر بلایا اور اُن کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کے جواب میں صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف دس سال تھی۔

نبوت کے چوتھے سال سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ شروع کردی۔ دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بہت زیادہ تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔

مزید جانیے!

خاندان کے لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کے لیے کھانے پر بلانے کو دعوتِ ذوالعشیرہ کہتے ہیں۔

کافروں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی دعوت سے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابوطالب نے ہمیشہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا اور ہر طرح آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مدد کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

جب کفار نے دیکھا کہ اُن کی ہر طرح کی مخالفت کے باوجود اسلام کی دعوت پھیل رہی ہے تو سب مل کر حضرت ابوطالب کے پاس گئے اور کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو دین کی تبلیغ سے روکیں یا اُن کے اور ہمارے درمیان سے ہٹ جائیں۔ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے قریش کا مطالبہ رکھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت ابوطالب نے یہ سن کر فرمایا: بھتیجے! آپ جو چاہیں کریں میں آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا اور حضرت ابوطالب نے اپنی آخری سانس تک اس عہد کو نبھایا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقشِ قدم کی پیروی کریں اور اس راستے میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کریں۔ مشکلات سے گھبرا کر نیکی کا راستہ ترک نہ کریں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا:

الف۔ پہلی وحی کے بعد　ب۔ دوسری وحی کے بعد　ج۔ تیسری وحی کے بعد　د۔ چوتھی وحی کے بعد

ب۔ آغازِ اسلام میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت و تبلیغ کا کام کیا:

الف۔ رازداری سے　ب۔ علانیہ　ج۔ رات میں　د۔ دن میں

ج۔ قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم کس سورت میں دیا گیا؟

الف۔ سورۃ البقرۃ　ب۔ سورۃ آل عمران　ج۔ سورۃ الشعراء　د۔ سورۃ المدّثّر

د۔ خفیہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا:

الف۔ تقریباً دو سال　ب۔ تقریباً تین سال　ج۔ تقریباً چار سال　د۔ تقریباً پانچ سال

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ________ کے لوگوں کو کھانے پر بلایا۔

ب۔ قبولِ اسلام کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ________ سال تھی۔

ج۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت زیادہ ________ برداشت کرنا پڑیں۔

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ________ نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ دعوت و تبلیغ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں کے نام لکھیں۔

ج۔ حضرت ابوطالب نے کس موقع پر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حمایت کا اعلان کیا؟

د۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اسلام کی دعوت کے مراحل کو بیان کریں۔

ب۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں حضرت ابو طالب کا کردار بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سیرت کی کوئی کتاب پڑھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی ثابت قدمی کے چند واقعات دوستوں کو سنائیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امت ہونے کی حیثیت سے ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ مختصر فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو دعوت اسلام کے چند الفاظ یاد کروائیں اور جماعت میں ایک دوسرے کو دعوت دینے کی ترغیب دیں۔
- نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہر مشکل اور مصیبت میں صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ طلبہ کو مشکلات پر صبر کرنے کی ترغیب دیں۔

(3) ہجرتِ حبشہ (اولیٰ وثانیہ)

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ہجرت کا مفہوم سمجھ سکیں اور ہجرت حبشہ کے بارے میں جان سکیں۔
- مکہ مکرمہ میں اسلام کے ابتدائی سالوں میں رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی شخصیت کے بارے میں جان سکیں۔
- نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے اہم نکات جان سکیں۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔ ہجرتِ حبشہ سے مراد وہ ہجرت ہے، جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مکّہ مکرّمہ سے حبشہ کی طرف کی تھی۔ حبشہ عرب کے جنوب میں بحیرۂ احمر کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔ آج کل یہ علاقہ ایتھوپیا کہلاتا ہے۔

مزید جانیے!

حبشہ (ایتھوپیا) براعظم افریقہ کا ملک ہے۔

پہلی ہجرتِ حبشہ

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نبوت کا اعلان کیے ہوئے پانچ سال ہو چکے تھے۔

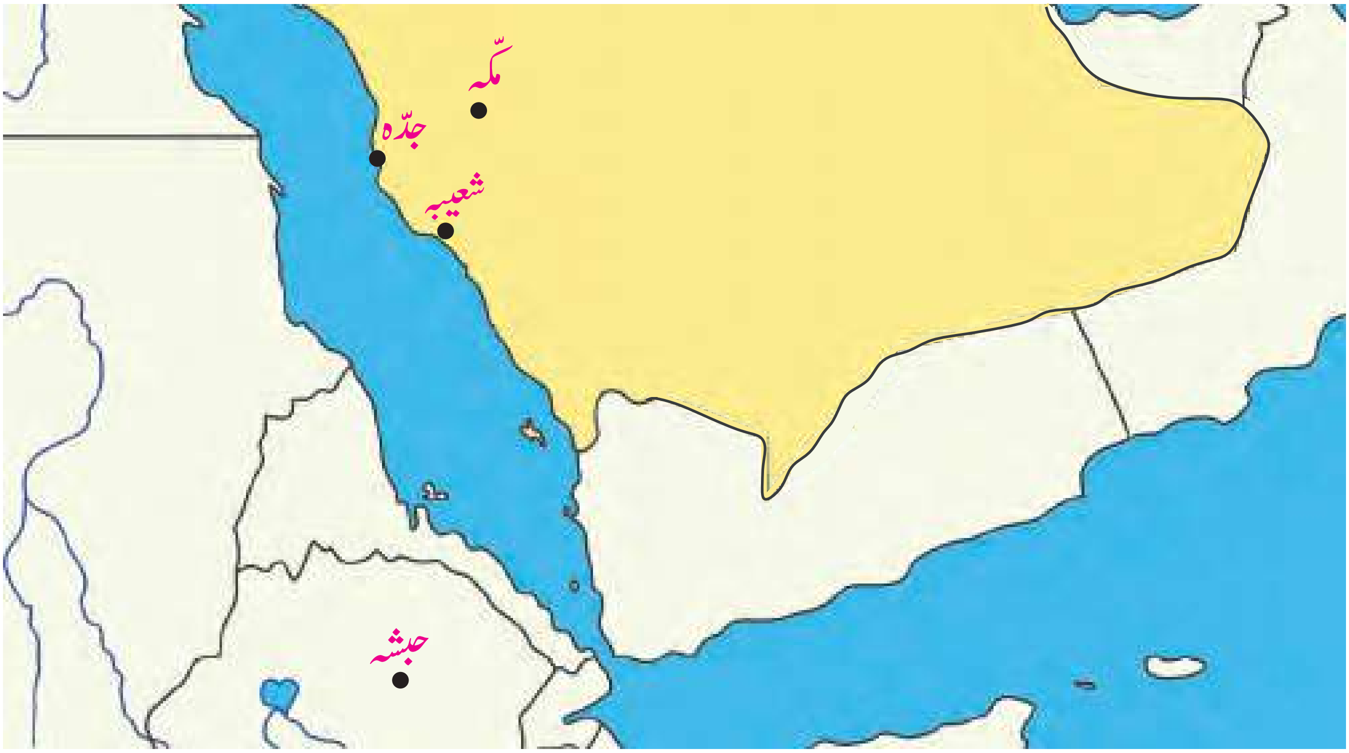

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں پناہ کے لیے بہت سی جگہیں اور وسعت (رزق) پائے گا۔ (سورۃ النساء، آیت: 100)

اس عرصے میں جن لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کو قبول کیا ان کو کفارِ مکہ کی طرف سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مکہ مکرمہ میں رہنا مشکل بنا دیا گیا تھا۔ اس صورت حال میں رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ تم لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ وہاں کا بادشاہ ایک عادل حکمران ہے۔ چناں چہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے مطابق مسلمانوں کا یہ پہلا قافلہ گیارہ (11) مردوں اور چار (4) عورتوں پر مشتمل تھا۔ اس قافلے کے امیر حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

دوسری ہجرت حبشہ

حبشہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ قریش کے سرکردہ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس افواہ کی وجہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے بعض مسلمان واپس آ گئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ افواہ جھوٹی تھی۔ کفار کے ظلم وستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا، جس کی وجہ سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس قافلے میں تراسی (83) مرد اور انیس (19) عورتیں شامل تھیں۔ یہ لوگ حبشہ پہنچ کر نہایت سکون واطمینان سے رہنے لگے۔ یہاں وہ آزادانہ طریقے سے عبادات کرتے۔ مشرکین مکہ کے لیے مسلمانوں کا حبشہ میں سکون واطمینان سے رہنا ناقابل برداشت تھا۔ انھوں نے مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے نجاشی کے پاس ایک وفد بھیجا۔ یہ وفد دو افراد پر مشتمل تھا۔ وفد نے نجاشی کو کہا کہ یہ لوگ بے دین ہو گئے ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔

یاد رکھیے!

حبشہ کے بادشاہ کا نام اصحمہ تھا اور نجاشی اس کا لقب تھا۔

نجاشی ایک انصاف پسند حکمران تھا۔ اُس نے یک طرفہ فیصلہ دینے کی بجائے مسلمانوں کی بات سننے کا فیصلہ کیا اور انھیں دربار میں بلا بھیجا۔ مسلمانوں نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجمانی کا فریضہ سونپا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے سوال پر کہا:

”اے بادشاہ! ہم جاہل تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، رشتے داریاں توڑتے اور ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ نے ہم میں سے ایک رسول چنا، جن کے اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت اور پاک دامنی کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ اُنھوں نے ہمیں اللہ کے سچے دین کی طرف بلایا۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ پاک دامنی اور صلہ رحمی کی تعلیم دی۔ اور ہم اُن پر ایمان لے آئے۔ اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہو گئی۔ ہماری قوم نے ہم پر ظلم وستم ڈھائے اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے سزائیں دیں۔ ہم نے اُن کے ظلم وستم سے تنگ آ کر آپ کے ملک میں پناہ لی تاکہ ہم امن سے رہ سکیں ہمیں امید ہے کہ آپ کے ملک میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

نجاشی یہ گفتگو سن کر بولا: تمہارے نبی، اللہ کا جو کلام لائے ہیں اس میں سے کچھ سناؤ۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ نجاشی پر ان کا بہت اثر ہوا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بولا: اللہ کی قسم! یہ کلام اور انجیل مقدس دونوں

ایک ہی چراغ کے نور ہیں۔ یہ کہ کر اُس نے قریش کے لوگوں سے صاف کہ دیا کہ میں ان لوگوں کو تمھارے حوالے نہیں کروں گا۔

مسجد نجاشی، ایتھوپیا

اس واقعے کے بعد قریش کے نمائندے واپس مکہ مکرمہ چلے گئے اور مسلمان حبشہ میں امن وسکون اور آزادی سے رہنے لگے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنے دین اور عقیدے کی حفاظت کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ دیے اور مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اس طرزِ عمل سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے دین کی حفاظت کے لیے جان و مال کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ مسلمانوں نے مکّہ مکرّمہ سے پہلی ہجرت کی:

الف۔ یمن کی طرف — ب۔ حبشہ کی طرف — ج۔ ایران کی طرف — د۔ مدینہ منورہ کی طرف

ب۔ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت ہوئی:

الف۔ نبوت کے چوتھے سال — ب۔ نبوت کے پانچویں سال

ج۔ نبوت کے چھٹے سال — د۔ نبوت کے ساتویں سال

ج۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا جینا مشکل بنا دیا گیا تھا:

الف۔ مدینہ منورہ میں — ب۔ مکہ مکرمہ میں — ج۔ حبشہ میں — د۔ یمن میں

د۔ حبشہ کے بادشاہ کو کہتے تھے:

الف۔ قیصر — ب۔ کِسریٰ — ج۔ نجاشی — د۔ مقوقس

ہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑ دیا:

الف۔ دین کی — ب۔ زندگی کی — ج۔ وطن کی — د۔ خاندان کی

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حبشہ عرب کے جنوب میں ____________ کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔

ب۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ ____________ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔

ج۔ نجاشی ایک ____________ حکمران تھا۔

د۔ مسلمان حبشہ پہنچ کر نہایت سکون اور ____________ سے رہنے لگے۔

ہ۔ اہلِ مکہ کا وفد ____________ افراد پر مشتمل تھا۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ ہجرت سے کیا مراد ہے؟

ب۔ پہلی ہجرت کے بعد مسلمان مکہ مکرمہ کیوں واپس آئے؟

ج۔ دوسری ہجرتِ حبشہ میں کتنے لوگ شامل تھے؟

د۔ پہلی ہجرتِ حبشہ میں قافلے کے امیر کون تھے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں جو تقریر کی اس کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

ب۔ ہجرتِ حبشہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- جزیرہ نما عرب کے نقشے کی مدد سے مختلف مقامات (مکہ مکرمہ، حبشہ، طائف، مدینہ منورہ) کی نشان دہی کریں۔
- سبق میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو ایتھوپیا کا نقشہ دکھائیں اور اس کے متعلق وضاحت کریں۔
- طلبہ کو سیرت کی کسی بھی کتاب سے ہجرتِ حبشہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔

(4) شِعبِ ابی طالب

حاصلاتِ تَعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- شعبِ ابی طالب کا تعارف حاصل کر سکیں۔
- شعبِ ابی طالب میں حضرت ابوطالب کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- شعبِ ابی طالب میں محصورین کی مشکلات سے آگاہ ہو سکیں۔
- محصورین کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد سے آگاہ ہو سکیں۔

عربی زبان میں دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ کو شعب (گھاٹی) کہتے ہیں۔ یہ جگہ بنو ہاشم کی ملکیت تھی۔ حضرت ابوطالب بنو ہاشم کے سردار تھے۔ اس لیے اس جگہ کو ''شعبِ ابی طالب'' کہتے تھے۔

مزید جانیے!

شعب ابی طالب کوہِ صفا اور مروہ کے قریب واقع ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے چھے سال گزر چکے تھے۔ اس عرصے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بہت سی مشکلات سے گزرنا پڑا۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی ایک بڑی تعداد اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ جو نئے لوگ اسلام قبول کر رہے تھے ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بہادر حضرات بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ثابت قدمی کے ساتھ دعوت کے کام کو آگے بڑھا رہے تھے۔ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارادے میں کسی کمزوری کے آثار نظر نہیں آتے تھے۔ اس صورتِ حال نے کُفّار کو مزید پریشان کر دیا اور اب انھوں نے انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔

یہ لوگ وادی محصّب میں اکٹھے ہوئے اور بنو ہاشم کے خلاف ایک انتہائی ظالمانہ معاہدہ کیا۔ انھوں نے آپس میں اس بات پر اتفاق کیا کہ جب تک حضرت ابوطالب اپنے بھتیجے کو قتل کرنے کے لیے ہمارے حوالے نہ کر دیں، اُس وقت تک نہ ان کے قبیلے میں شادی بیاہ کریں گے، نہ ہی ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھیں گے۔ اس قول و قرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دی گئی تا کہ اس تحریر کی اہمیت ہر کوئی جان لے۔

اس معاہدے کے نتیجے میں حضرت ابوطالب نے اپنے سارے خاندان کو شعب ابی طالب میں جمع کر لیا۔ بنو مطلب نے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا۔ جس طرح مشرکین نے اتحاد کا مظاہرہ کیا، اُس سے بڑھ کر ان دونوں خاندانوں نے رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت

کے لیے باہم عہد و پیمان کیا۔ سب نے اپنے سردار حضرت ابوطالب کی آواز پر لبّیک کہا تھا۔ صرف ابولہب پورے خاندان میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنے خاندان سے الگ ہو کر مشرکین کا ساتھ دیا۔ اس بائیکاٹ کے نتیجے میں بنو ہاشم کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مشرکین اُن تک کسی چیز کو نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ انھوں نے جگہ جگہ پہرہ لگا دیا تھا تاکہ کوئی شخص بنی ہاشم کو کھانے پینے کی چیزیں فروخت نہ کر سکے۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو درختوں کے پتے کھانے پڑتے۔ مگر بنو ہاشم اور بنو مطّلب نے ان سخت حالات کا بہادری سے مقابلہ کیا اور کفار کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

یہ محاصرہ تین سال تک جاری رہا۔ ایک دن نبی اکرم خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت ابوطالب کو بتایا کہ قریش نے جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا ہے اُسے دیمک نے چاٹ لیا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کا نام باقی بچا ہے۔ حضرت ابوطالب قریش کو یہ بات بتانے کے لیے حرم میں تشریف لے گئے۔ اُدھر قریش کے کچھ انصاف پسند لوگ بھی یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے۔ اس نیک کام کی ابتدا ہشام بن عمرو نے کی تھی اور کچھ مزید لوگوں نے اُس کا ساتھ دیا تھا۔ یہ لوگ بھی عین اُسی وقت حرم میں پہنچ گئے۔ انہوں نے علانیہ اس معاہدے کو ختم کرنے کی بات کی۔ دوسری طرف حضرت ابوطالب نے کہا کہ اگر میرے بھتیجے کی بات سچ نہ ہو تو میں اُسے تمھارے حوالے کر دوں گا۔ جب خانہ کعبہ کے اندر سے معاہدے کی تحریر کو اتار کر لایا گیا تو واقعی اُس کو دیمک چاٹ چکی تھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا نام محفوظ تھا۔ اس طرح یہ ظالمانہ معاہدہ خود بخود ختم ہو گیا اور بنو ہاشم محاصرے سے باہر آ گئے۔

پیارے نبی خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہر مشکل اور مصیبت میں ثابت قدمی اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ ہمیں چاہیے کہ کسی بھی حالت میں صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑیں۔

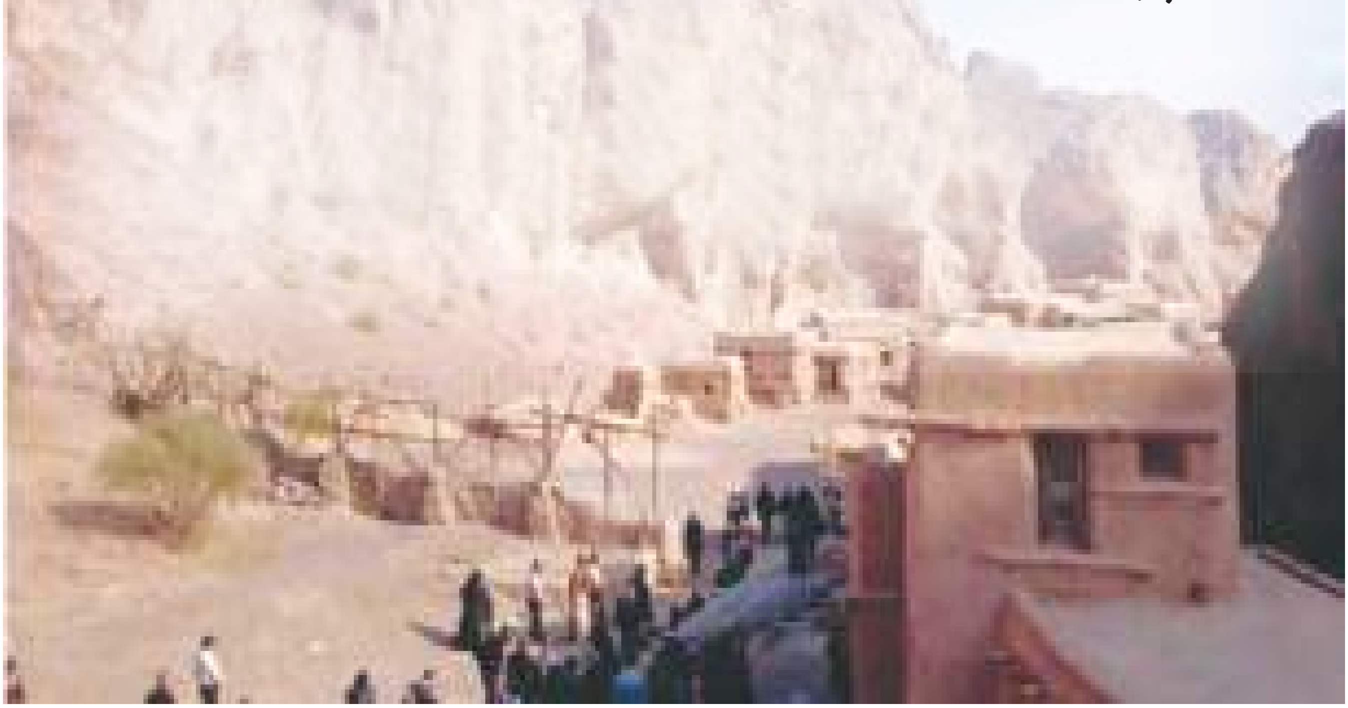

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ شعب سے مراد ہے:

الف۔ گھاٹی ب۔ چوٹی
ج۔ میدان د۔ صحرا

ب۔ شعب ابی طالب ملکیت تھی:

الف۔ بنو ہاشم کی ب۔ بنو عدی کی
ج۔ بنو مخزوم کی د۔ بنو امیہ کی

ج۔ قریش کے لوگ اکٹھے ہوئے:

الف۔ وادی محصب میں ب۔ وادی طائف میں
ج۔ وادی نمرہ میں د۔ وادی حنین میں

د۔ یہ محاصرہ جاری رہا:

الف۔ دو سال ب۔ تین سال
ج۔ چار سال د۔ پانچ سال

ہ۔ قریش نے جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا تھا اسے چاٹ لیا:

الف۔ دیمک نے ب۔ چیونٹی نے
ج۔ چھپکلی نے د۔ مکّھی نے

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ کفارِ مکہ کے بائیکاٹ کے نتیجے میں ______________ کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

ب۔ کفارِ مکہ کے قول وقرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر ________ کے اندر لٹکا دی گئی۔

ج۔ شعب ابی طالب میں حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو ________ کھانے پڑے۔

د۔ بنی ہاشم کے محاصرے کو ختم کرنے کی ابتدا ________ نے کی تھی۔

ہ۔ سب کفّار وادی ________ میں اکٹھے ہوئے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ بنو ہاشم کے سردار کون تھے؟

ب۔ شعبِ ابی طالب کا واقعہ کس سال پیش آیا؟

ج۔ قریش نے جو معاہدہ کیا تھا اس کی کوئی سی دو باتیں لکھیں۔

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے محاصرے میں کس طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ شعبِ ابی طالب کا پس منظر بیان کریں۔

ب۔ شعبِ ابی طالب میں جو مشکلات پیش آئیں اُن کا خلاصہ تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- شعبِ ابی طالب میں پیش آنے والے واقعات کی مزید تفصیل جاننے کے لیے سیرتِ طیبہ کی کسی کتاب کا مطالعہ کریں۔
- مشکل وقت میں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے؟ اسوۂ نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آپس میں بات چیت کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- شعب ابی طالب کا سبق پڑھاتے وقت بچوں کو شعب اور محاصرے کا مفہوم آسان زبان میں سمجھائیں۔
- محاصرے اور بائیکاٹ کا مطلب بھی سمجھائیں اور اس سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات کو بھی بیان کریں۔

(5) عام الحُزن

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عام الحزن کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے کردار سے واقف ہو سکیں۔

عربی زبان میں عام کے معنی ''سال'' کے اور حزن کے معنی ''غم'' کے ہیں، عام الحزن کا مطلب ہے غم کا سال۔ نبوت کے دسویں سال نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دو عزیز ہستیوں کی جدائی کا غم سہنا پڑا۔ اس وجہ سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا۔ ان دو عزیز ہستیوں میں سے ایک نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب تھے۔ انھوں نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نہایت محبت و شفقت سے پرورش کی تھی۔ اور جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کا اعلان کیا اور اسلام کی طرف بلانا شروع کیا تھا تو کفّار کی شدید مخالفت کے باوجود انھوں نے زندگی کے آخری دم تک آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔ حضرت ابو طالب کی حمایت کی وجہ ہی سے قریش نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ عزیز ہستی شعبِ ابی طالب میں محاصرے کے خاتمے کے بعد جلد ہی دنیا سے رخصت ہو گئی۔ چچا جان کی جدائی نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بے حد غم زدہ کر دیا۔

مزید جانیے!

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا لقب طاہرہ تھا۔

حضرت ابو طالب کی وفات کے کچھ دنوں بعد ہی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ امّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے بہت بڑا سہارا تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہر دکھ درد میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی برابر کی شریک تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے اپنا سارا مال و اسباب اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان کر دیا تھا۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی، جس وقت لوگوں نے مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی۔ (مسند احمد، حدیث:10560)

NOT FOR SALE-PESRP

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں پچیس سال گزارے۔ اس عرصے میں انھوں نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں کوئی کسر باقی اٹھا نہ رکھی اور ہر مشکل میں غم گساری کی ۔حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جدائی نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے غم میں مزید اضافہ کر دیا۔لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلام کی تبلیغ کا کام پھر بھی جاری رکھا۔

عام الحزن سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہو جائیں انسان کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ اسے اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھانا چاہیے، جیسا کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طرزِ عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ انتہائی مشکل حالات میں بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تبلیغ کے فرض کو ترک نہیں کیا۔

مکہ مکرّمہ کے اکثر لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا مگر اس کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف تشریف لے گئے۔ یہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عزم و ہمت کی دلیل ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حزن کے معنیٰ ہیں:

الف۔ غم	ب۔ خوشی	ج۔ بیماری	د۔ صحت

ب۔ محاصرے کے فوراً بعد نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عزیز ترین ہستی دنیا سے رخصت ہو گئی:

الف۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ج۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	د۔ حضرت ابوطالب

ج۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اولاد دی:

الف۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے	ب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
ج۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے	د۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

د۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب تھا:

الف۔ طیّبہ　　ب۔ طاہرہ　　ج۔ زاہدہ　　د۔ عابدہ

ہ۔ عام الحزن کہلاتا ہے:

الف۔ نبوت کا نواں سال　　ب۔ نبوت کا دسواں سال

ج۔ نبوت کا گیارھواں سال　　د۔ نبوت کا بارھواں سال

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ عام کے معنی ____________ کے ہیں۔

ب۔ قریش کے لوگ حضرت ____________ کی وجہ سے انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔

ج۔ حضرت ____________ نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

د۔ عام الحزن میں بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ____________ ترک نہیں کی۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ عام الحزن سے کیا مراد ہے؟

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کتنا عرصہ رہیں؟

ج۔ اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ حضرت ابو طالب نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا کس طرح ساتھ دیا؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے مزید مطالعہ کریں اور کمرا جماعت میں مباحثے کا انعقاد کریں۔
- عام الحزن کے بارے میں کمرا جماعت میں گفت گو کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پڑھنے کے لیے کوئی کتاب تجویز کریں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ حضرت ابو طالب، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔

(6) سفرِ طائف

حاصلاتِ تَعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفرِ طائف کا مقصد اور طائف کے سرداروں کے رویے کے بارے میں جان سکیں۔
- سفرِ طائف کے واقعات پڑھ کر رسولِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صبر و تحمل اور برداشت کے بارے میں جان کر اس وصف کو اپنا سکیں۔

عام الحزن کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ تبلیغِ دین کے لیے طائف تشریف لے گئے۔ طائف عرب کا مشہور شہر ہے۔ یہ مکّہ مکرّمہ کے جنوب میں تقریباً 90 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ بعثت کا دسواں سال تھا۔

اس سفر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سفر پیدل فرمایا اور راستے میں جس قبیلے کے پاس سے گزرے اُسے اسلام کی دعوت پیش کی۔

جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف پہنچے تو سب سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف کے تین سرداروں کے پاس تشریف لے گئے، یہ تینوں سگے بھائی تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شہر کے عام لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی مگر کوئی شخص آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوتِ اسلام کا سلسلہ جاری رکھا۔

> **مزید جانیے!**
>
> طائف کا باغ دو بھائیوں عتبہ اور شیبہ کی ملکیت تھا۔

واپسی پر شہر کے شریر اور آوارہ لڑکوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک باغ میں پناہ لی اور وہیں پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی کے ساتھ مشکلات دور کرنے کی دعا مانگی۔

اس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ انتہائی غم کی کیفیت میں تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ پہاڑوں کا فرشتہ بھی میرے ساتھ ہے۔ اگر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ حکم دیں تو اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیا

جائے۔آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی بندگی کریں گے۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 3231)

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اعلیٰ کردار اور عفوودرگزر کی دلیل ہے۔طائف والوں کی بدسلوکی پر بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کے لیے ہلاکت کی دعا نہ کی بلکہ فرمایا کہ امید ہے ان کی اولاد ضرور اللہ تعالیٰ کا دین قبول کرے گی۔

سفرِ طائف کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات کو برداشت کرنا انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سنّت ہے اور زندگی میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا بھی ضروری ہے۔اسوۂ حسنہ کا تقاضا ہے کہ ہم بھی صبر اور ثابت قدمی جیسی اعلیٰ اخلاقی صفات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ طائف شہر ہے:

الف۔ مصر کا ب۔ ایران کا ج۔ عرب کا د۔ حبشہ کا

ب۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بعثت کے دسویں سال تبلیغِ دین کے لیے سفر کیا:

الف۔ جدہ کی طرف ب۔ ریاض کی طرف ج۔ طائف کی طرف د۔ مدینہ منورہ کی طرف

ج۔ سفر طائف میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھی تھے:

الف۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ د۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسجد عداس طائف

د۔ طائف کے باغ کے مالک تھے:

الف۔ عتبہ اور شیبہ	ب۔ ابولھب اور ابوسفیان	ج۔ ابوجہل اور ابوسفیان	د۔ امیہ اور ولید

ہ۔ طائف، مکہ مکرمہ سے فاصلہ پر ہے:

الف۔ 70 کلومیٹر	ب۔ 80 کلومیٹر	ج۔ 90 کلومیٹر	د۔ 100 کلومیٹر

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ عام الحزن کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ تبلیغِ دین کے لیے ____________ تشریف لے گئے۔

ب۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر ____________ فرمایا۔

ج۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک ____________ میں پناہ لی۔

د۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کے ____________ سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔

ہ۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کے ____________ سال طائف کا سفر فرمایا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر کیوں فرمایا؟

ب۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جس باغ میں پناہ لی وہ کس کی ملکیت تھا؟

ج۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس کیا پیغام لے کر آئے؟

د۔ سفرِ طائف سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ طائف کے لوگوں کا نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟

ب۔ سفرِ طائف کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- والدین اور اساتذہ کرام کی مدد سے وہ دعا تلاش کریں جو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سفرِ طائف کے موقع پر مانگی۔
- سعودی عرب کے نقشہ پر طائف کا شہر تلاش کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اس باغ کے بارے میں بتائیں جس میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ لی۔
- طلبہ کی توجہ اس جانب مبذول کروائیں کہ محنت کا نتیجہ اگر فوراً نہ ملے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی محنت جاری رکھنی چاہیے۔

باب چہارم

اخلاق وآداب

(1) سادگی

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- سادگی کا مطلب اور مفہوم سمجھ سکیں۔
- سادگی، بناوٹ اور تکلّف میں فرق سمجھ سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں سادگی کی مثالوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- سادگی کے ثمرات سے آگاہ ہو سکیں۔
- عملی زندگی میں سادگی اپنا سکیں اور نمود و نمائش سے دور رہ سکیں۔

سادگی سے مراد یہ ہے کہ بناوٹ (اور تکلّف) سے پاک زندگی بسر کی جائے اور صرف ضرورت کے مطابق خرچ کیا جائے۔ فضول خرچی اور دکھاوے سے اجتناب کیا جائے۔ سادگی کا متضاد تکلّف اور بناوٹ ہے، بناوٹ کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو وہ ظاہر کرنا جو حقیقت میں نہیں ہیں۔

یاد رکھیے!

اسلام طہارت اور صفائی کا دین ہے۔ یہ پاک صاف رہنے اور صاف سُتھرا لباس پہننے کی تعلیم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ:

ترجمہ: اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ (سورۃ ص، آیت: 86)

اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4161)

ترجمہ: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں بناوٹ اور تکلف سے منع فرمایا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7293)

اسوۂ حسنہ اور سادگی

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی اعلیٰ اخلاقی صفات کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دنیا کے بہترین انسان ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی بھر کبھی تکلف اور بناوٹ سے کام نہیں لیا۔ جو مل جاتا وہ زیب تن فرما لیتے۔ گھر میں جو چیز کھانے کے لیے میسّر ہوتی وہ کھانے میں کوئی عار نہ سمجھتے۔ گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کر لیتے۔ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کے ساتھ فرش پر تشریف فرما ہو جاتے اور کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے۔ ہر طرح کی سواری پر بیٹھ جاتے۔ راہ چلتے کوئی عام آدمی بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بات کرنا چاہتا تو بلا تکلّف اُس کی بات سنتے۔ غریب اور کمزور لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے میں عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رہنے کے لیے جو گھر تعمیر کیے وہ بھی سادہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ریاست کی سربراہی عطا کی تھی۔ مگر ایک لمحے کے لیے بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہی طرزِ عمل اختیار نہیں کیا۔

فوائد و ثمرات

- سادگی اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔
- سادگی اختیار کرنے سے زندگی میں آسانی اور سہولت پیدا ہوتی ہے۔
- سادگی اپنانے سے مالی پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔
- سادگی اختیار کرنے انسان حرام کمائی سے محفوظ رہتا ہے۔
- سادگی اطمینان اور سکون کا ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ سادگی اختیار کریں اور نمود و نمائش سے اجتناب کریں اور قناعت اختیار کریں، تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن سکیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ بے شک سادگی حصہ ہے:

الف۔ ایمان کا　ب۔ زندگی کا　ج۔ پڑھائی کا　د۔ کھیل کود کا

ب۔ سادگی کا متضاد ہے:

الف۔ بناوٹ　ب۔ صلہ رحمی　ج۔ صاف دلی　د۔ رواداری

ج۔ بناوٹ کے متعلق آیت موجود ہے:

الف۔ سورۃ ص میں　ب۔ سورۃ المزّمّل میں　ج۔ سورۃ الفیل میں　د۔ سورۃ النّاس میں

د۔ ہمیں ہمیشہ اختیار کرنی چاہیے:

الف۔ نمود و نمائش　ب۔ منافقت　ج۔ سادگی　د۔ بناوٹ

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اسلام طہارت اور ______________ کا دین ہے۔

ب۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ ______________ پر تشریف فرما ہو جاتے۔

ج۔ سادگی اپنانے سے زندگی میں آسانی اور ______________ پیدا ہوتی ہے۔

د۔ سادگی پر عمل کرنے کی وجہ سے ______________ پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

ہ۔ سادگی ______________ اور سکون کا ذریعہ ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ سادگی سے کیا مراد ہے؟

ب۔ تکلُّف اور بناوٹ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کس چیز کا نمونہ تھی؟

د۔ آپ کس طرح اپنی زندگی میں سادگی اپنا سکتے ہیں؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اسوۂ حسنہ کی روشنی میں سادگی کی اہمیت بیان کریں۔　ب۔ سادگی کے فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اپنے کسی رشتہ دار کی شادی بیاہ کی تقریب کا مشاہدہ کریں اور ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں کہ اس میں سادگی کا اہتمام کیا گیا ہے یا نہیں۔
- سادگی کے فوائد اور نمود و نمائش کے نقصانات پر مکالمہ تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو سادگی کا حقیقی مفہوم اپنے الفاظ میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ میلا کچیلا اور گندا لباس پہننا سادگی نہیں ہے بلکہ ایسا صاف ستھرا لباس پہننا جس میں بناوٹ اور دکھلاوا نہ ہو، سادگی ہے۔
- طلبہ کو اس بات کی طرف متوجہ کریں کہ زیادہ مہنگے لباس خریدنے کے لیے اپنے والدین کو تنگ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جو مل جائے اسے استعمال کر لینا چاہیے۔

(2) آدابِ مجلس

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- مجلس کا مفہوم جان سکیں۔
- مجلس کے آداب سمجھ سکیں۔
- سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آدابِ مجلس جان سکیں۔
- مجلس کے مقاصد اور ان کی اقسام (دینی، خوشی، غمی وغیرہ) کے پیش نظر ان میں شرکت کر سکیں۔

مجلس کے لفظی معنٰی "بیٹھنے کی جگہ" کے ہیں۔ اصطلاح میں مجلس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں لوگ کسی خاص مقصد کے لیے جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔

آدابِ مجلس سے مراد وہ باتیں ہیں جن کا ایسے موقعوں پر خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ آداب کا خیال رکھنے سے مجلس میں موجود لوگ تکلیف اور پریشانی سے بچ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے راحت اور سکون کا باعث ہوتے ہیں۔

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبہ کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو آدابِ مجلس کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں ہوں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ادب واحترام کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

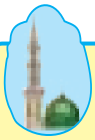

فرمانِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

مجلس سے اٹھنے کی دعا:

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ،
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4859)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا
يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا (سورۃ المجادلۃ، آیت: 11)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی پیدا کر دیا کرو اللہ تمھیں کشادگی عطا فرمائے گا اور جب کہا جائے اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم مجلس نبوی میں نہایت ادب واحترام سے بیٹھتے اور خاموشی اور توجہ سے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بات کو سنتے۔

فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

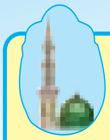

مجالس امانت ہوتی ہیں۔ (سنن ابی داؤد، حدیث:4869)

مجلس کے چند اہم آداب درج ذیل ہیں:

- مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہیے۔
- مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے۔
- مجلس میں اپنی باری پر گفتگو کرنی چاہیے۔
- مجلس میں دوسروں کی بات نہیں کاٹنی چاہیے۔
- مجلس میں بڑوں کی بات غور سے سننی چاہیے۔
- مجلس میں غیر ضروری طور پر نہیں بولنا چاہیے۔

مجالس مختلف طرح کی ہوتی ہیں اور ہر مجلس کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ جیسے کسی خوشی یا غمی کے موقع پر کسی مجلس میں شریک ہونا یا کسی دینی مجلس میں شرکت کرنا۔ بعض مجالس نیکی کی بجائے برائی پر آمادہ کرنے والی ہوتی ہیں، ایسی مجلسوں میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اچھی مجالس میں شرکت کریں۔ آدابِ مجلس کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ مجلس کے لفظی معنیٰ ہیں:

الف۔ چلنے کی جگہ　ب۔ سونے کی جگہ　ج۔ بیٹھنے کی جگہ　د۔ کام کرنے کی جگہ

ب۔ آدابِ مجلس کا خیال رکھنے سے شرکاءِ مجلس بچ جاتے ہیں:

الف۔ تکلیف اور پریشانی سے　ب۔ بیماری سے　ج۔ نقصان سے　د۔ چوٹ لگنے سے

ج۔ آدابِ مجلس کی تعلیم دی گئی ہے:

الف۔ سورۃ الفاتحہ میں　ب۔ سورۃ البقرۃ میں　ج۔ سورۃ المجادلہ میں　د۔ سورۃ ھود میں

د۔ حدیثِ مبارک کی رو سے مجالس ہوتی ہیں:

الف۔ امانت　ب۔ نعمت　ج۔ رحمت　د۔ بھلائی

ہ۔ کس قسم کی مجالس میں شرکت کرنی چاہیے؟

الف۔ اچھی مجالس　　ب۔ بُری مجالس　　ج۔ بے مقصد مجالس　　د۔ گانے بجانے کی مجالس

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ دینِ اسلام ایک مکمل ________ ہے۔

ب۔ مجلس میں اپنی ________ پر گفتگو کرنی چاہیے۔

ج۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم مجلس میں نہایت ________ سے بیٹھتے۔

د۔ مجلس میں دوسروں کی بات نہیں ________ چاہیے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ مجلس سے کیا مراد ہے؟

ب۔ کوئی سے دو آدابِ مجلس لکھیں۔

ج۔ مجلس کی کوئی سی دو اقسام بتائیں۔

د۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو آدابِ مجلس کی تعلیم دینے کے لیے قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ آدابِ مجلس بیان کریں۔

ب۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی مجلس کی کیفیت بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مجلس کے آداب پر مشتمل چارٹ بنائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- مختلف مجالس کا مشاہدہ کریں اور ان کی فہرست مرتب کریں کہ وہاں کن آداب کا خیال رکھا گیا ہے اور کون سی باتوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو مجلس کی دعا یاد کروائیں اور آدابِ مجلس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو مختلف مجالس کا تعارف کرائیں۔

(3) وقت کی پابندی

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- وقت کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- نظامِ فطرت سے وقت کی پابندی کے اصول سیکھ سکیں۔
- اسلامی عبادات سے وقت کی پابندی کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- اپنی جماعت اور زندگی کے دیگر معاملات میں نظام الاوقات پر عمل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں وقت کی پابندی کے فائدے جان کر ان پر عمل کر سکیں۔

ہر کام کو اُس کے مقررہ وقت پر کرنا "وقت کی پابندی" کہلاتا ہے۔

کائنات کی ہر شے وقت کی پابند ہے۔ سورج اور چاند اپنے اپنے وقت پر طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ اگر یہ وقت کی پابندی نہ کریں تو انسان کے لیے زمین پر زندہ رہنا ناممکن ہو جائے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادات کا جو طریقہ سکھایا ہے۔ اُس کے لیے وقت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ نماز وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ (سورۃ النساء، آیت: 103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

اسی طرح فرض روزے صرف رمضان المبارک میں رکھے جا سکتے ہیں اور حج بھی صرف ذوالحجہ کے خاص دنوں میں فرض ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا (سنن نسائی، حدیث: 611)

ترجمہ: نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرنا۔

وقت کی پابندی نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ کی ایک خاص خوبی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا معمول مبارک تھا کہ اپنے وقت کو مفید کاموں میں صَرف کرتے اور ہر کام وقت پر کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کھانے پینے، سونے جاگنے اور زندگی کے دیگر کاموں کے لیے جو اوقات مقرر کر رکھے تھے، ان کی ہمیشہ پابندی فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام کو وقت کا پابند بنایا ہے۔ عبادت کے مخصوص اوقات مقرر کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھی چاہیے کہ اپنے کاموں میں وقت کی پابندی کریں۔ وقت پر صبح اٹھ جائیں اور رات کو وقت پر سو جائیں۔ ایک طالب علم کے لیے وقت کی قدر و قیمت جاننا بے حد ضروری ہے۔ ہر طالب علم کے پاس ایک محدود وقت ہوتا ہے، جس میں اُس نے علم حاصل کر کے کامیابی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ جو طالب علم وقت کو فضول اور بے مقصد کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں یا اپنے وقت کا بہت سا حصہ موبائل پر گیم کھیلنے یا ویڈیو دیکھنے میں صرف کرتے ہیں، وہ زندگی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے سارا وقت کھیل کے میدان میں مصروف رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے۔ کھیلوں میں حصہ لینا صحت مند زندگی کے لیے ضروری ہے مگر پڑھائی اور کھیل میں توازن ضروری ہے۔ بعض بچے دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم وقت ضائع نہ کریں بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

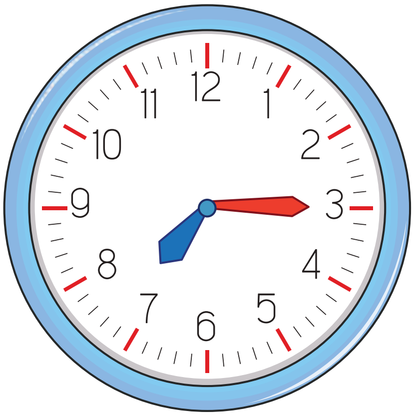

اچھا طالب علم وہ ہے جو تمام کاموں کو وقت دیتا ہے۔ پڑھائی بھی کرتا ہے، ماں باپ کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بھی بٹاتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ وقت گزارتا ہے۔ وقت پر سکول جاتا ہے۔ وقت پر رات کو سو جاتا ہے۔ اور صبح وقت پر اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور سکول کے دیے ہوئے پروگرام کے مطابق اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتا ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر کرنا کہلاتا ہے:

الف۔ وقت کی پابندی　ب۔ وقت کا ضیاع　ج۔ وقت کا اسراف　د۔ وقت کا استعمال

ب۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے:

الف۔ وقت پر نماز ادا کرنا　ب۔ وقت پر کھانا　ج۔ وقت پر سونا　د۔ وقت پر جاگنا

ج۔ کائنات کی ہر شے پابند ہے:

الف۔ وقت کی　ب۔ انسان کی　ج۔ قانون کی　د۔ جنوں کی

د۔ فرض روزے رکھے جاتے ہیں:

الف۔ محرم الحرام میں　ب۔ ربیع الاوّل میں　ج۔ رمضان المبارک میں　د۔ شوّال المکرم میں

ہ۔ حج ادا کیا جاتا ہے:

الف۔ محرم الحرام میں ب۔ ربیع الاول میں ج۔ ذوالقعدہ میں د۔ ذوالحجہ میں

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نماز ____________ وقت پر فرض ہے۔

ب۔ اچھا طالب علم تمام کام ____________ پر کرتا ہے۔

ج۔ پڑھائی اور کھیل میں ____________ ضروری ہے۔

د۔ اللہ تعالیٰ نے ____________ کے نظام کو وقت کا پابند بنایا ہے

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ وقت کی پابندی سے کیا مراد ہے؟

ب۔ کائنات کی کون سی چیزیں وقت کی پابندی کر رہی ہیں؟

ج۔ کون سی عبادات وقت پر ادا کی جاتی ہیں؟

د۔ وقت کی پابندی کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن وسنّت کی روشنی میں وقت کی اہمیت واضح کریں۔

ب۔ ایک طالب علم کے لیے وقت کی پابندی کرنا کیوں ضروری ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- دن بھر کی سرگرمیوں بشمول نماز اور تلاوت کے نظام الاوقات پر مبنی جدول تیار کریں۔
- ایک دن کی سرگرمیاں ساتھیوں کو بتائیں کہ وقت کی پابندی کا کیا فائدہ ہوا اور وقت کی پابندی نہ کرنے پر کیا نقصان اٹھانا پڑا؟
- وقت کی پابندی پر دو تین منٹ کی تقریر تیار کریں اور کمرا جماعت میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو دن بھر کی سرگرمیوں کا جدول تیار کرنے میں رہنمائی کریں۔
- طلبہ کو پابندی وقت پر دو منٹ کی تقریر تیار کرنے کے لیے اضافی مواد فراہم کریں۔

باب پنجم

حسنِ مُعاشرت و مُعاملات

(1) دیانت داری

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- دیانت داری کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- تمام معاملات میں دیانت داری کی ضرورت واہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- دیانت داری اور بددیانتی میں فرق کر سکیں۔
- دیانت داری کے معاشرتی اور معاشی ثمرات سے آگاہ ہو کر دیانت داری کے اصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- سیرت طیّبہ کی روشنی میں دیانت داری کی مثالیں جان سکیں۔

دیانت داری کا مطلب ہے کہ ہر کام ایمان داری اور نیک نیتی کے ساتھ کیا جائے۔ امانت کی حفاظت کرنا، دیا گیا کام پوری ذمہ داری سے کرنا، کسی کے راز کی حفاظت کرنا، سب دیانت داری میں شامل ہیں۔ دیانت داری کا متضاد بددیانتی ہے۔ جو شخص امانت میں خیانت کرتا ہو، کام چور ہو، دھوکے اور فریب سے کام لیتا ہو، اُسے بددیانت کہتے ہیں۔

دیانت داری کی اہمیت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی جو صفات بیان کی ہیں۔ اُن میں سے دیانت داری ایک اہم صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ (سورۃالمومنون، آیت: 8)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ ہر کام کی ذِمّہ داری صرف اُسی شخص کو سونپی جائے جو اُس کام کو کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ نااہل لوگوں کو ذمہ داری نہ سونپی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ (سورۃالنساء، آیت: 58)

ترجمہ: بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کو سپرد کرو۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ (مسند احمد، حدیث: 5140)

ترجمہ: جس میں امانت داری نہیں اس میں کوئی ایمان نہیں۔

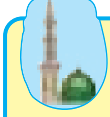

فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

سچا، امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔ (جامع ترمذی، حدیث: 1209)

اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص دیانت داری کے بغیر حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔ مومن وہی ہے جو امانت کی حفاظت کرنے والا ہو۔

ہمارے پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی امانت داری اور دیانت داری کی وجہ ہی سے مکہ مکرمہ میں صادق اور امین کہلاتے تھے۔ لوگ بغیر کسی خوف کے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ وعدہ پورا فرماتے تھے۔ جو بات طے کرتے تھے اُس کو پورا کرتے تھے۔ ہر طرف آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دیانت وامانت کی شہرت تھی اور لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کاروبار میں اپنے ساتھ شریک کرنے کے خواہش مند ہوتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دیانت وامانت کی شہرت سن کر ہی آپ کو کاروبار میں شریک کیا تھا۔

معاشرتی اور معاشی اثرات

- دیانت داری کی وجہ سے معاشرے پُرامن اور خوش حال ہوتے ہیں۔
- دیانت داری کی وجہ سے کاروبار میں برکت حاصل ہوتی ہے اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔
- دیانت داری سکون اور اطمینان کا باعث ہے۔
- دیانت دار تاجر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجرِ عظیم ملے گا۔
- دیانت دار شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- دیانت داری کی وجہ سے لوگوں کے درمیان اعتماد قائم ہوتا ہے۔

عزیز طلبہ! ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر کام میں دیانت داری کو اپنائیں۔ دیانت داری پر عمل کر کے ہی پاکستان کو ترقی کی شاہراہ پر ڈالا جا سکتا ہے۔ دیانت داری کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے بن سکتے ہیں اور ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ دیانت داری کا مطلب ہے:

الف۔ ایمان داری　　ب۔ وفاداری　　ج۔ ملنساری　　د۔ خودداری

ب۔ کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:

الف۔ رواداری　　ب۔ ملنساری　　ج۔ دیانت داری　　د۔ سرمایہ داری

ج۔ دیانت داری کا متضاد ہے:

الف۔ منافقت　　ب۔ بددیانتی　　ج۔ کفر　　د۔ شرک

د۔ امانت میں خیانت کرنے والے کو کہتے ہیں:

الف۔ بددیانت ب۔ بدعہد ج۔ کذاب د۔ فضول خرچ

ہ۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے کاروبار میں شریک کیا:

الف۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

ج۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے د۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ دیانت داری سکون اور ________ کا باعث بنتی ہے۔

ب۔ دیانت دار شخص کی ________ قبول ہوتی ہے۔

ج۔ دیانت داری کی وجہ سے ________ میں اضافہ ہوتا ہے۔

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ میں صادق اور ________ کہلاتے تھے۔

ہ۔ مومن وہی ہے جو ________ کی حفاظت کرنے والا ہو۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ دیانت داری سے کیا مراد ہے؟ ب۔ بددیانت شخص کسے کہتے ہیں؟

ج۔ دیانت داری کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک فرمان بیان کریں۔ د۔ دیانت داری کے معاشرے پر دو اثرات لکھیں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ دیانت داری کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ دیانت داری کے بارے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسوۂ حسنہ بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ ایسے کاموں کی فہرست بنائیں جو وہ اپنی عملی زندگی اور کھیل کود وغیرہ میں دیانت داری سے سرانجام دیتے ہیں اور اس کے متعلق ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو عملی زندگی میں دیانت داری اپنانے کی تلقین کریں۔
- طلبہ کو پڑھائی میں دیانت داری کا تصور سمجھائیں۔

(2) حقوق العباد (خدمتِ خلق)

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- خدمتِ خلق کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں خدمتِ خلق کی مختلف صورتوں کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- خدمتِ خلق کی ضرورت واہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں خدمتِ خلق کے واقعات جان سکیں۔
- دورِ حاضر کے مسائل کا ادراک کرتے ہوئے خدمتِ خلق کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔
- عملی زندگی میں خدمتِ خلق کی صفت کو اپنا سکیں۔

حقوق العباد کا مطلب ہے بندوں کے حقوق۔ دینِ اسلام میں جس طرح اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچاننے اور ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی ایک صورت خدمتِ خلق ہے۔ خدمتِ خلق کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا اور ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا۔ اسلام میں خدمتِ خلق کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔

مزید جانیے!

مخلوق کے حقوق میں سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى (سورۃ النحل، آیت: 90)

ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا۔

اسی طرح نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے۔

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ

ترجمہ: ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے پس اللہ کو اپنی ساری مخلوق میں سے زیادہ محبت اُس شخص سے ہے جو اُس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (شعب الایمان، حدیث: 7048)

جس طرح انسانوں سے حسن سلوک کرنے کی تاکید ہے اُسی طرح حیوانوں سے بھی حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ایک عورت کی صرف اس وجہ سے بخشش ہو گئی کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 3321)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی خدمتِ خلق کا بہترین نمونہ تھی۔ ایک دفعہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک دیہاتی آیا اور کہا کہ میرا تھوڑا سا کام باقی رہ گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں۔ آپ پہلے وہ کر دیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم اس کے ساتھ مسجد سے باہر نکلے اور اس کا کام مکمل کر کے نماز ادا کی۔ ایک صحابی حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے دور ایک جنگ پر گئے ہوئے تھے۔ ان کے گھر میں جانوروں کا دودھ دوہنے کے لیے کوئی مرد نہیں تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم ہر روز حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے جانوروں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی خدمتِ خلق کے کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے۔ (سیرت النّبی، شبلی نعمانی، جلد دوم، ص:271)

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم خدمتِ خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اپنے ارد گرد رہنے والے لوگوں کی مدد کریں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ اپنے جیب خرچ سے غریبوں اور یتیموں کی مدد کریں۔ بیوہ عورتوں کے گھروں کے چھوٹے موٹے کام کریں۔ سیلاب، زلزلے اور کسی حادثے کے موقع پر متاثرین کی مدد کریں۔ بھوکوں اور پیاسوں کا خیال رکھیں۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں کا بھی خیال رکھیں۔ گرمیوں میں پرندوں کے لیے گھروں کی چھت پر پانی رکھیں۔ گھر کے کاموں میں ماں باپ کا ہاتھ بٹائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حقوق العباد کا مطلب ہے:

الف۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق　ب۔ بندوں کے حقوق　ج۔ حیوانوں کے حقوق　د۔ پرندوں کے حقوق

ب۔ حقوق العباد میں سے سب سے پہلا حق ہے:

الف۔ دوستوں کا　ب۔ رشتہ داروں کا　ج۔ والدین کا　د۔ مہمانوں کا

ج۔ حدیث مبارک کے مطابق کس کو پانی پلانے سے عورت کی بخشش ہوئی؟

الف۔ کتا　ب۔ بلی　ج۔ بکری　د۔ گائے

د۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے دیہاتی کی مدد کی:

الف۔ نماز کے وقت　ب۔ جہاد کے وقت　ج۔ سحری کے وقت　د۔ افطاری کے وقت

ہ۔ گرمیوں میں پرندوں کے پینے کے لیے گھر کی چھت پر رکھنا چاہیے:

الف۔ روٹی ب۔ پانی ج۔ پنیر د۔ چاول

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ خدمتِ خلق کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کی ________ کی خدمت کرنا۔

ب۔ جس طرح انسانوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید ہے اسی طرح ________ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے۔

ج۔ ساری مخلوق ________ کا کنبہ ہے۔

د۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دودھ دوہنے کے لیے کوئی ________ نہ تھا۔

ہ۔ اپنے ________ سے غریبوں اور یتیموں کی مدد کریں۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق العباد کا کیا مفہوم ہے؟ ب۔ خدمتِ خلق کے حوالے سے ہمیں کس طرح کے کام کرنے چاہییں؟

ج۔ خدمتِ خلق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں خدمتِ خلق کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ سیرت نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے خدمت خلق کی مثالیں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سکول کی لائبریری سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حالاتِ زندگی پر مشتمل کتاب حاصل کریں اور اس میں ان کی خدمتِ خلق کے واقعات تلاش کریں۔
- اپنے اساتذہ کرام کے ساتھ مل کر کسی رفاہی ادارے کا دورہ کریں اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کے خیالات سے آگاہی حاصل کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو روزمرہ زندگی میں خدمتِ خلق کی مختلف صورتوں کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو پاکستان کے چند رفاہی اداروں کی خدمات کے بارے میں بتائیں۔

(3) وطن سے محبت (ذِمّہ دار شہری)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- وطن کے معنیٰ اور مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- وطن کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں اور وطن کی قدر کرنا سیکھ سکیں۔
- ہم وطنوں کے ساتھ ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر مثبت تعلقات رکھ سکیں۔
- اپنے آپ کو ملکی سلامتی اور ترقی کے لیے تیار کر سکیں۔
- اسلامی جمہوریہ پاکستان سے عملی طور پر محبت کر سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں جذبہ حب الوطنی کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔
- اچھے شہری کی ملکی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے انھیں ادا کر سکیں۔

انسان کے رہنے اور قیام کرنے کی جگہ کو اس کا وطن کہتے ہیں۔ وطن سے محبت کا مطلب ہے کہ انسان اپنی جائے پیدائش اور اپنے وطن میں رہنے والے لوگوں سے محبت کرے۔ اپنے وطن کی حفاظت کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے وطن کو نقصان پہنچے۔

ہم پاکستان میں رہتے ہیں، پاکستان ہمارا وطن ہے۔ وطن کی محبت ایک فطری عمل اور اعلیٰ انسانی قدر ہے۔ انسان تو انسان، حیوان بھی اپنے مسکن سے محبت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام حیوانات دن بھر چرنے، چگنے کے بعد رات کو واپس اپنے ٹھکانوں پر آجاتے ہیں۔

یاد رکھیں!
ہمارا پیارا وطن 14 اگست 1947ء کو معرضِ وجود میں آیا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی اپنے وطن سے محبت کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے مکانات پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نظر پڑتی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منوّرہ سے محبت کی وجہ سے سواری کی رفتار تیز کر دیتے تھے۔ (صحیح بخاری، حدیث:1802)

اسی طرح جب کفار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے۔ اگر میری قوم مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا۔ (جامع ترمذی، حدیث:3926)

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔ یہ وطن ہمارے بزرگوں نے بہت زیادہ قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا۔ یہاں پر ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔

> **مزید جانیے!**
> پاکستان رمضان المبارک کی شب قدر میں معرض وجود میں آیا تھا جو کہ نزول قرآن کی رات بھی ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ماننے والے بھی یہاں اپنے طور طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ کسی کے مسلک یا فرقے کی وجہ سے اُس سے نفرت نہ کریں اور نہ ہی قوم، برادری اور صوبے کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک کریں۔

اپنے وطن کی ترقی کے لیے طلبہ پر لازم ہے کہ وہ تعلیم کے حصول کے لیے خوب محنت کریں۔ اپنا ہر کام دیانت داری اور ایمان داری کے ساتھ سرانجام دیں۔ ہمیشہ اپنے ملک کے وفادار رہیں اور ضرورت پڑنے پر اپنے ملک کی حفاظت کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔ ایک اچھا مسلمان اور اچھا شہری بننے کی پوری پوری کوشش کریں۔ ہمیشہ قانون کی پابندی کریں۔ نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم وطن سے محبت کا پورا پورا حق ادا کریں۔ اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں۔ آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہیں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جو اختلاف اور نا اتفاقی کا سبب بنے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم تمام اہل وطن کا احترام کریں اور سب سے محبت کریں اور دنیا میں جہاں کہیں بھی جائیں ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے بہترین نمائندگی کریں۔ اس طرح ہم اپنے وطن کا نام روشن کر سکتے ہیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ وطن میں رہنے والے لوگوں سے کرنی چاہیے:

الف۔ صلہ رحمی　　ب۔ محبت　　ج۔ خیانت　　د۔ کنجوسی

ب۔ اعلیٰ انسانی قدر ہے:

الف۔ وطن سے محبت　　ب۔ دولت سے محبت　　ج۔ کھیل کود سے محبت　　د۔ دنیا سے محبت

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ محبت کی وجہ سے سواری کی رفتار تیز کر دیتے تھے:

الف۔ مدینہ منورہ کی　　ب۔ نجران کی　　ج۔ طائف کی　　د۔ یمن کی

د۔ کُفّار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا:

الف۔ مکہ مکرمہ　　ب۔ مدینہ منورہ　　ج۔ یمن　　د۔ تبوک

ہ۔ پاکستان معرضِ وجود میں آیا:

الف۔ شبِ قدر میں　　ب۔ شبِ براءت میں　　ج۔ شبِ جمعہ میں　　د۔ شبِ معراج میں

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ انسان تو انسان ____________ بھی اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں۔

ب۔ مسلک یا ____________ کی وجہ سے کسی سے نفرت نہ کریں۔

ج۔ کفار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ____________ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

د۔ اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا ____________ ہے۔

ہ۔ انسان کے رہنے اور قیام کرنے کی جگہ کو اس کا ____________ کہتے ہیں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ وطن سے محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟

ب۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو کیا کرتے؟

ج۔ ہمیں اپنے وطن میں کیا کیا آزادیاں حاصل ہیں؟

د۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کے وقت کیا ارشاد فرمایا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ وطن سے محبت کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ بحیثیت طالب علم ہم اپنے وطن کی ترقی میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ایک ذِمّہ دار شہری ہونے کی حیثیت سے طلبہ اپنے اردگرد کے ماحول کا مشاہدہ کریں اور وطن کے سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کریں کہ کس طرح وطن کی خدمت کی جا سکتی ہے۔
- ان چیزوں اور اعمال کی نشان دہی کریں جن سے وطن کی محبت کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔
- ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات کی فہرست چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اپنے وطن کے ساتھ محبت کے تقاضے اور ان کی اہمیت و ضرورت تفصیل سے سمجھائیں۔
- طلبہ کو سمجھائیں کہ یہ ملک ان تمام لوگوں کا ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں چاہے وہ کسی بھی صوبے یا علاقے کے ہوں۔ ہمیں کسی سے زبان، نسل، مذہب، مسلک، ذات پات اور صوبائی تعصّب کی بنیاد پر نفرت نہیں کرنی چاہیے۔

باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(1) حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسُنّت کی روشنی میں:

- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی تعلیمات سے روشناس ہوسکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی سے رہنمائی حاصل کرسکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی کے نمایاں واقعات بشمول حج اور عظیم قربانی کے متعلق جان سکیں جو آج بھی شعائر اسلام میں سے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام عراق کے شہر ''اُر'' میں پیدا ہوئے۔ اُر کے لوگ بتوں کے ساتھ سورج، چاند اور ستاروں کی بھی پوجا کرتے تھے۔ اُس دور میں عراق پر ایک ظالم اور سرکش بادشاہ نمرود کی حکمرانی تھی۔ وہ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السّلام لوگوں کو بتوں کی پوجا سے منع کرتے تھے۔ ایک دن جب تمام لوگ شہر سے باہر گئے ہوئے تھے آپ علیہ السّلام نے شہر کے مرکزی بت خانے میں داخل ہو کر بڑے بت کے علاوہ باقی تمام بت توڑ دیے اور ہتھوڑا اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ لوگ واپس آئے تو اپنے بتوں کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے اور کہنے لگے، ابراہیم (علیہ السّلام) کے سوا کوئی اور یہ کام نہیں کرسکتا۔ جب ابراہیم علیہ السّلام کو بلایا گیا تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا: تم ان بتوں سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ ان کو کس نے توڑا؟ سب نے سر جھکا دیے اور کہنے لگے، ابراہیم تم جانتے ہو، یہ بول نہیں سکتے۔ تب آپ علیہ السّلام نے فرمایا: کیا تم نے ایسی ہستیوں کو معبود بنا رکھا ہے جو تمہاری بات کا جواب بھی نہیں دے سکتیں۔

لوگ شکایت لے کر بادشاہ کے پاس پہنچ گئے۔ بادشاہ کے حکم پر آپ علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آگ کو آپ علیہ السّلام کے لیے ٹھنڈا کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ (سورۃ الانبیاء، آیت: 69)

ترجمہ: ہم (اللہ) نے فرمایا کہ اے آگ! تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السّلام) پر۔

تب آپ علیہ السّلام نے اپنا شہر چھوڑنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ علیہ السّلام عراق سے ہجرت فرما کر فلسطین پہنچ گئے۔ فلسطین اور شام کے علاقے میں آپ علیہ السّلام کی دعوت خوب پھیلی۔ آپ علیہ السّلام توحید کی تبلیغ کے لیے مصر بھی تشریف لے گئے۔ یوں آپ علیہ السّلام نے دنیا کے ایک بڑے حصے میں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کا پیغام پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمر کے آخری حصے میں اولاد سے نوازا۔ حضرت اسماعیل علیہ السّلام آپ علیہ السّلام کے بڑے بیٹے تھے۔ جن کی والدہ کا نام ہاجرہ علیہا السّلام تھا۔ جب کہ دوسرے بیٹے کا نام حضرت اسحاق علیہ السّلام تھا اور ان کی والدہ کا نام سارہ علیہا السّلام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو ان دونوں بیٹوں کے ذریعے سے بڑی برکت دی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور اُن کی والدہ کو عرب کے ایک ایسے علاقے میں آباد کیا جہاں پر نہ پانی تھا اور نہ کھانے پینے کی کوئی چیز ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ماں بیٹے کے لیے زم زم کا چشمہ جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خواب میں بیٹے کو قربان کرنے کا حکم دیا۔ وہ بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے مینڈھے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کی قربانی قبول فرمائی۔ مسلمان ہر سال اسی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم فرمایا۔ آپ علیہ السّلام نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی۔ آج پوری دنیا سے لوگ اس گھر کا طواف کرنے کے لیے مکّہ مکرّمہ پہنچتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السّلام کی اولاد میں بے شمار انبیاءِ کرام علیہم السّلام گزرے ہیں۔ البتہ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی نسل میں پیدا ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو جدّ الانبیا کہا جاتا ہے۔

مزید جانیے!

جد الانبیاء کا مطلب انبیاء کے دادا ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خلیل اللہ کا لقب دیا کیونکہ آپ علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی پیش کی۔ ہمیں آپ علیہ السّلام کی سیرت سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

مزید جانیے!

خلیل اللہ کا معنی اللہ کا دوست ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام پیدا ہوئے:

الف۔ شام میں　ب۔ عراق میں　ج۔ فلسطین میں　د۔ عرب میں

ب۔ جدّ الانبیاء ہیں:

الف۔ حضرت ابراھیم علیہ السّلام　ب۔ حضرت اسماعیل علیہ السّلام

ج۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام　د۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

ج۔ عراق پر حکمران تھا:

الف۔ نمرود　ب۔ فرعون　ج۔ ہامان　د۔ شدّاد

د۔ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ڈال دیا:

الف۔ دریا میں　ب۔ کنویں میں　ج۔ آگ میں　د۔ سمندر میں

ہ۔ خلیل اللہ لقب ہے:

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا　ب۔ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کا

ج۔ حضرت اسحاق علیہ السّلام کا　د۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام کا

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام لوگوں کو بتوں کی ____________ سے منع کرتے تھے۔

ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ____________ کی تبلیغ کے لیے مصر بھی تشریف لے گئے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے حضرت ____________ کے لیے زم زم کا چشمہ جاری کر دیا۔

د۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ایک ____________ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نمرود کون تھا؟　ب۔ اُر کے لوگوں کا کیا عقیدہ تھا؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ عراق کے لوگوں کا رویّہ کیسا تھا؟　د۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ آبِ زم زم کا واقعہ تحریر کریں۔　ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قربانی کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سیرت کے بارے میں تین منٹ کی تقریر تیار کریں اور جماعت کے سامنے پیش کریں۔
- اپنے والدین اور اساتذہ کی مدد سے قرآن مجید میں سے وہ مکالمہ تلاش کریں جو نمرود کے دربار میں ہوا تھا اور اس پر کمرا جماعت میں گُفت گُو کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو جدّ الانبیا کا مفہوم سمجھائیں۔

(2) حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا تعارف جان سکیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے حالات وواقعات سے آگاہ ہوسکیں۔
- فرعون کی نافرمانی اور عبرت ناک انجام کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے تقریباً دو ہزار سال پہلے مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت اسحاق علیہ السّلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السّلام کی نسل میں سے تھے جو ”بنی اسرائیل“ کہلاتی ہے۔ آپ علیہ السّلام کے والد کا نام عمران تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش کے وقت مصر میں فرعون کی حکومت تھی۔ فرعون ایک ظالم اور متکبّر شخص تھا اور خدا ہونے کا دعویدار تھا۔ اُس نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔ اور اُن پر بے حد ظلم کرتا تھا۔ اسے کسی نجومی نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تمھاری بادشاہت کو ختم کر دے گا اس لیے وہ بنی اسرائیل کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکوں کو مروا دیتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَ كُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَ كُمْ ؕ (سورۃ البقرۃ، آیت:49)

ترجمہ: تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمھاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔

یاد رکھیے!

فرعون کی بیوی کا نام حضرت آسیہ تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لے آئی تھیں۔

انہی حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ولادت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طریقے سے اُن کو فرعون کے کارندوں سے بچا لیا۔ ان کی والدہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا۔ یہ صندوق دریا میں بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب پہنچ گیا۔ فرعون کی ملکہ نے صندوق دیکھ کر اُسے دریا سے نکالنے کا حکم دیا۔ جب صندوق کو لایا گیا تو اُس میں ایک انتہائی خوب صورت بچہ تھا۔ بچے کو دیکھتے ہی ملکہ کے دل میں اُس کے لیے محبت پیدا ہوگئی۔ ملکہ نے بچے کو اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جوانی فرعون کے محل میں گزاری۔ اس کے بعد آپ علیہ السّلام مصر سے دور مَدیَن تشریف لے گئے۔ وہاں دس سال گزارنے کے بعد آپ علیہ السّلام واپس آ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کوہِ طور پر آپ علیہ السّلام کو نبوّت عطا کی اور حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلاؤ۔ آپ علیہ السّلام فرعون کے پاس پہنچے اور اُسے معجزے دکھائے۔ لیکن وہ نہ مانا اور اُس نے آپ علیہ السّلام کی اور زیادہ مخالفت شروع کر دی۔ ایک لمبے عرصہ کی جدوجہد کے بعد آپ علیہ السّلام بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ راستے میں سمندر تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے سمندر میں لاٹھی (عصا) ماری اور سمندر میں راستہ بن گیا۔ فرعون بھی اپنے لشکر کے ساتھ اُن کے پیچھے

مزید جانیے!

کوئی بھی ایسا کام جو عقل کے خلاف ہو، جس کو تسلیم کرنے سے عقلِ انسانی انکار کر دے، معجزہ کہلاتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرعون کو جو معجزات دکھائے ان میں سے دو یہ ہیں: یدِ بیضا اور عصاء

تھا۔ جب اُس نے اپنا گھوڑا سمندر میں اُتارا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی آپس میں مل گیا۔ اور فرعون پانی میں غرق ہو گیا اور بنی اسرائیل کو ان کی غلامی سے نجات مل گئی۔

بنی اسرائیل سمندر پار کر کے صحرائے سینا میں چلے گئے۔ صحرائے سینا میں بنی اسرائیل کے لیے کھانے پینے کو کچھ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دُعا سے اُن کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ گرمی سے محفوظ رکھنے کے لیے ان پر بادل سایہ کیے رہتے تھے۔ کھانے کے لیے من و سلویٰ اتارا اور پینے کے لیے پانی کے بارہ (12) چشمے جاری کر دیے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے انعامات تھے۔

مزید جانیے!

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا لقب کلیم اللہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی سیرت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ مشکلات اور مصائب کا مقابلہ ہمت اور جرأت سے کرنا چاہیے۔ جب بندہ مشکلات میں استقامت کا مظاہرہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور اپنے دین پر ثابت قدم رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد فرماتا ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی جائے پیدائش ہے:

الف۔ شام　　ب۔ عراق　　ج۔ فلسطین　　د۔ مصر

ب۔ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا:

الف۔ سامری　　ب۔ ہامان　　ج۔ قارون　　د۔ فرعون

ج۔ صندوق دیکھ کر دریا سے نکالنے کا حکم دیا:

الف۔ فرعون کی ملکہ نے　　ب۔ فرعون کی والدہ نے　　ج۔ فرعون کی بہن نے　　د۔ فرعون کی باندی نے

د۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نبوت عطا کی:

الف۔ کوہِ صفا پر　　ب۔ کوہِ طُور پر　　ج۔ کوہِ حرا پر　　د۔ کوہِ مروہ پر

صحرائے سینا، مصر

NOT FOR SALE-PESRP

ہ۔ بنی اسرائیل سمندر پار کر کے چلے گئے:

الف۔ صحرائے سینا میں ب۔ صحرائے چولستان میں ج۔ صحرائے عرب میں د۔ صحرائے تھل میں

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے ____________ کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

ب۔ فرعون ایک ظالم اور ____________ شخص تھا۔

ج۔ صندوق میں ایک انتہائی خوب صورت ____________ تھا۔

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ____________ فرعون کے محلات میں گزری۔

ہ۔ مدین میں آپ علیہ السّلام نے ____________ سال گزارے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو کیوں مروا دیتا تھا؟

ب۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام کر کے کیا حکم دیا؟

ج۔ فرعون اور اس کے لشکر کا کیا انجام ہوا؟

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کون سے انعامات سے نوازا تھا؟ وضاحت کریں۔

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے کوئی سے دو معجزات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی سیرت کے بارے میں اساتذہ کرام کی مدد سے مزید معلومات حاصل کریں۔
- کمرا جماعت میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی شخصیت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو منّ وسلویٰ کے بارے میں بتائیں۔

(3) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کا لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطور خلیفہ راشد خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

مسلمانوں کے دوسرے خلیفۂ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام خطاب تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ایک ہیں جن کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی تھی۔

اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ایک رشتہ دار نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ انھوں نے فرمایا۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصّے کی حالت میں بہن کے گھر پہنچے۔ اور اُن سے کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم دونوں اسلام قبول کر چکے ہو۔ یہ کہ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا۔ جب بہن خاوند کو بچانے کے لیے آگے بڑھی تو وہ زخمی ہوگئیں۔ تب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے کہا: اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری جان بھی لے لیں گے تب بھی ہم اسلام کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہن کی استقامت دیکھ کر نرم پڑ گئے اور کہنے لگے: مجھے بھی وہ چیز دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ بہن نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے غسل کریں تبھی ممکن ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کتاب کو پڑھ سکیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی چند آیات پڑھیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت قوت حاصل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ اب مسلمان آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے لیے پہنچے۔ پورا مکہ مکرمہ تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس دن نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کا لقب عطا کیا۔ فاروق کا مطلب ہے حق اور باطل میں فرق

کرنے والا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ تاریخ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بہترین حکمرانوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں عدل و انصاف اور خدمتِ خلق کی اعلیٰ روایات قائم کیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی رعایا کی خبر گیری کے لیے راتوں کو گلیوں میں چکر لگاتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برائی کا خاتمہ کرنے اور امن کے قیام کے لیے پولیس کا شعبہ قائم کیا۔ اور بروقت انصاف فراہم کرنے کے لیے عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاشرے کے کمزور افراد اور بچوں کی کفالت کے لیے وظیفے مقرر کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قول مشہور ہے:

اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوک سے مر جائے تو قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا۔ (تاریخ طبری)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر معمولی صفات کے مالک تھے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا:

”جس راستے سے عمر گزرتا ہے شیطان اُس راستے کو چھوڑ دیتا ہے۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 6085)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 22 لاکھ مربع میل علاقے پر حکومت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں امن و امان قائم تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساڑھے دس سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ایک غلام ابولؤلؤ فیروز نے آپ پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہو گئے اور اسی زخم کی وجہ سے یکم محرّم الحرام 24 ہجری کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی دنیا کے تمام حکمرانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آج بھی اگر اُن کے طریقے کے مطابق حکومت کی جائے تو وہ ساری برکات حاصل ہو سکتی ہیں جو ان کے دور میں ہوئیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:

الف۔ حارث　　ب۔ خطاب　　ج۔ زید　　د۔ عفان

ب۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے ایک خاندان سے تھا:

الف۔ بنو امیہ　　ب۔ بنو عدی　　ج۔ بنو مخزوم　　د۔ بنو ہاشم

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راستے میں ملاقات ہوئی:

الف۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　　ب۔ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ج۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　　د۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

د۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے:

الف۔ 21 ہجری کو | ب۔ 22 ہجری کو | ج۔ 23 ہجری کو | د۔ 24 ہجری کو

ہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کا نام تھا:

الف۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | ب۔ حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ج۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | د۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت ____________ اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔

ب۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی ____________ بھی مسلمان ہو چکے تھے۔

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے ____________ خلیفہ راشد ہیں۔

د۔ نماز کے دوران ایک غیر مسلم غلام ____________ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر دیا۔

ہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ____________ لاکھ مربع میل علاقے پر حکومت کی۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہا؟

ب۔ فاروق کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت کی مدت کیا ہے؟

د۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی دو خدمات لکھیں۔

ہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ بیان کریں۔

ب۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرزِ حکمرانی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ کے درمیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ذہنی آزمائش کے مقابلہ کا انعقاد کروائیں۔
- اساتذہ کرام کی مدد سے دنیا کے نقشے پر ان علاقوں کی نشان دہی کریں جنھیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح کیا۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو کسی بھی مستند تاریخی کتاب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں مزید واقعات بتائیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں جو فتوحات ہوئیں اُن کے اہم واقعات بچوں کو سنائیں۔

(4) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اجمالی طور پر بیان کر سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات اور سخاوت کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کا لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
- اپنی زندگیوں میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عفّان تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ کے بہت بڑے تاجر تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار شہر کے دولت مند لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عمر میں تقریباً چھ سال چھوٹے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار اسلام قبول کرنے والے ابتدائی افراد میں ہوتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے شمار مصائب اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی صاحب زادی حضرت رقیہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا۔ جب حضرت رقیہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دوسری بیٹی اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دے دیں۔ اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذُوالنُّورَین" کہا جاتا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں دو نوروں والا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اچھے اخلاق کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دو خوبیاں بہت ہی نمایاں تھیں۔ ایک خوبی شرم و حیا تھی۔ جس کے بارے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ:

فرشتے بھی عثمان سے حیا کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم، حدیث: 6209)

دوسری خوبی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں کثرت سے خرچ کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی ریاست کی حدود بہت وسیع ہو چکی تھیں اور زمین کے بڑے حصے پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسلام اور مسلمانوں کے لیے بے شمار خدمات ہیں۔

> **مزید جانیے!**
>
> حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خریدے ہوئے کنویں کا نام "بئرِ روما" ہے۔ یہ کنواں آج تک موجود ہے۔

مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودی سے میٹھے پانی کا ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور ایک ہزار دینار پیش کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کیا۔ اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "جامع القرآن" بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کی توسیع بھی کی۔ حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں مسلمان پہلی بار ایک زبردست بحری طاقت بن کر دنیا کے سامنے آئے۔ اسی دور میں بحری جہاز بنانے کا پہلا کارخانہ قائم ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اسلامی ریاست کی سرحدیں سپین، چین اور ہندوستان سے جا ملیں۔ شمالی افریقہ میں طرابلس، تیونس، الجزائر اور مراکش کے ممالک فتح ہوئے۔ قبرص کا جزیرہ، غزنی اور کابل کے علاقے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہوئے۔

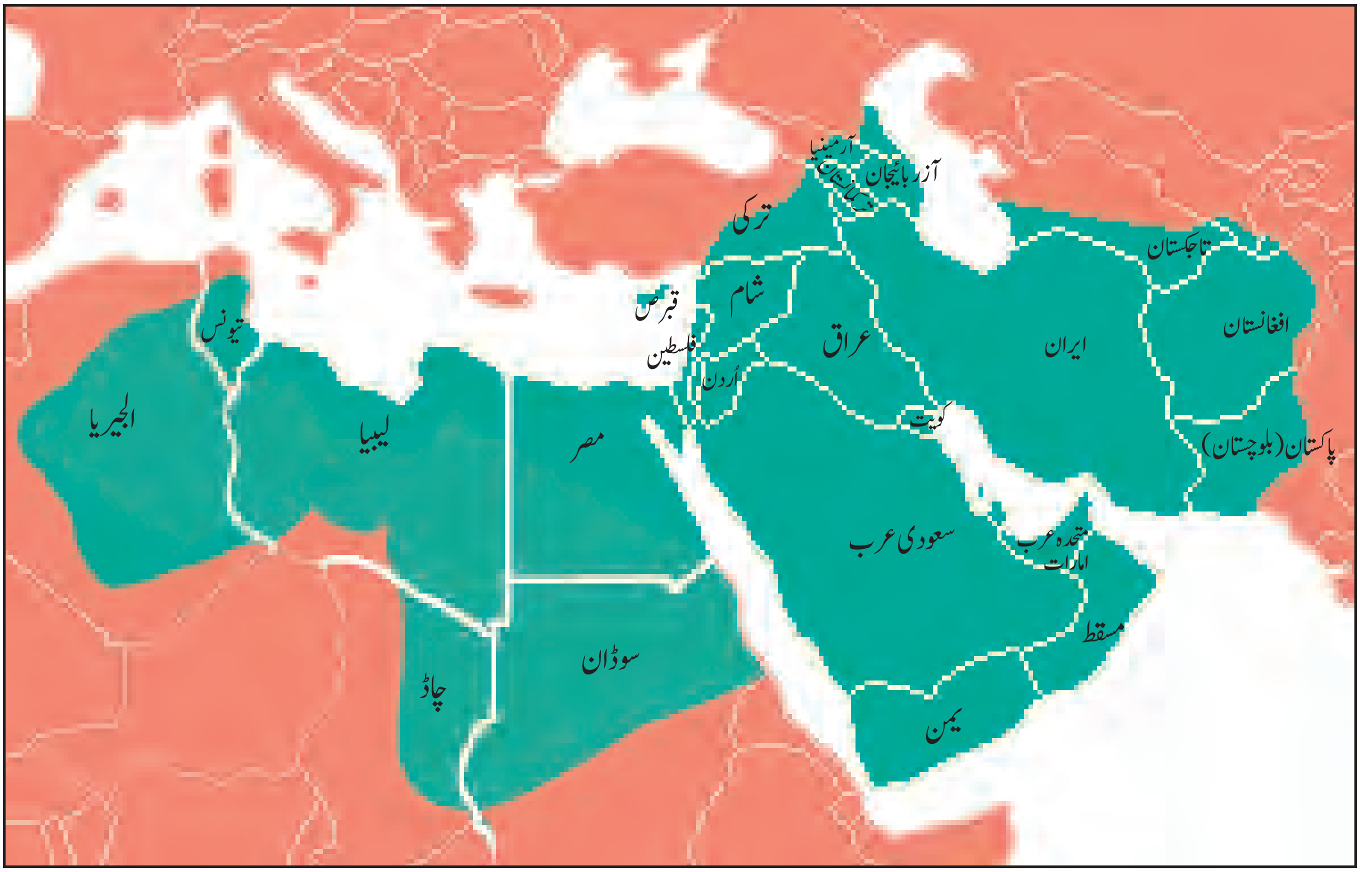

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ سال تک خلافت کی ذِمّہ داریاں ادا کیں۔ بعد میں کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بغاوت کر دی اور باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پینتیس (35) ہجری میں اس وقت شہید کر دیا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ شہادت کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیاسی (82) سال تھی۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام تھا:

الف۔ خطاب　ب۔ عفان　ج۔ عوف　د۔ طالب

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے چھوٹے تھے:

الف۔ تقریباً چھے سال　ب۔ تقریباً سات سال　ج۔ تقریباً آٹھ سال　د۔ تقریباً نو سال

ج۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

الف۔ فاروق　ب۔ صِدّیق　ج۔ ذُوالنّورین　د۔ حیدر

د۔ بئر روما کا مالک تھا:

الف۔ عیسائی　ب۔ مسلمان　ج۔ ہندو　د۔ یہودی

ہ۔ شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تھی:

الف۔ 80 سال　ب۔ 81 سال　ج۔ 82 سال　د۔ 83 سال

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان ______ سے تھا۔

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار شہر کے ______ لوگوں میں ہوتا تھا۔

ج۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ______ نمایاں خوبیاں تھیں۔

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ______ سال تک خلافت کی ذمہ داریاں ادا کیں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذُوالنُّورین کیوں کہا جاتا ہے؟

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی تین خوبیاں لکھیں۔

ج۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمت سرانجام دی؟

NOT FOR SALE-PESRP

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو جامع القرآن کیوں کہا جاتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات کے بارے میں بیان کریں۔

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کس طرح ضرورت مندوں اور مسکینوں کی مدد کریں گے؟
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں کمرا جماعت میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو ضرورت مندوں اور مسکینوں کی مدد کرنے کے مختلف طریقے بتائیں۔
- طلبہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔

باب ہفتم

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(1) صفائی کی ضرورت و اہمیت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- صفائی کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔
- اپنے ماحول کی صفائی کے مسائل سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھنے میں بطور مسلمان اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- اپنی عملی زندگی میں صفائی کے فوائد و اثرات سے آگاہ ہو سکیں اور اس کا اہتمام کر سکیں۔

زمین پر بسنے والی مخلوقات میں انسان، سب سے افضل مخلوق ہے۔ اسے عقل، شعور اور علم سے نوازا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہتر زندگی گزارنے کی تعلیم دینے کے لیے نبی اور رسول بھیجے۔ صفائی اور طہارت نبیوں اور رسولوں کی تعلیم میں سب سے پہلے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی امت کو صفائی اور طہارت کی تعلیم دی۔

فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

مسواک منھ کی صفائی و پاکیزگی اور ربّ تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔ (سنن النسائی، حدیث: 5)

اللہ تعالیٰ نے صفائی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت: 222)

ترجمہ: بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور وہ خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ (صحیح مسلم، حدیث: 534) ترجمہ: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

ہمارے رسول پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صفائی اور پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود بھی پاک صاف رہتے اور دوسروں کو بھی صفائی اور طہارت کی تاکید فرماتے تھے۔

ایک دفعہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو گندے کپڑے پہنے دیکھ کر فرمایا کہ اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے دھو لیا کرے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد میں تھوکنے اور بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا۔ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ راستوں کی صفائی کا بھی خیال رکھتے تھے۔ راستے میں تکلیف دِہ چیزوں کو ہٹانے کی تاکید فرماتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے راستوں میں گندگی پھیلانے سے منع فرمایا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

تین باتوں سے بچو کہ جس کی وجہ سے لوگ تم پر لعنت بھیجیں۔ لوگوں کے آنے جانے کی جگہوں پر،
سائے دار درختوں کے نیچے اور عام راستوں پر قضائے حاجت کرنے سے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 328)

نماز ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا بدن، کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ پاک اور صاف ہو۔ ہفتے میں ایک بار ناخن ضرور تراشیں۔ دانتوں کی صفائی کے لیے مسواک کا اہتمام کرنا بھی سنت ہے۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اپنا معمول بنائیں۔ کانوں کی صفائی بھی کریں۔ باقاعدگی سے نہانا صحت کے لیے بے حد مفید ہے۔ اپنی ذاتی چیزیں مثلاً جرابیں، جوتے، سکول بیگ اور قلم وغیرہ بھی صاف ستھرے رکھے جائیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ گھروں کے باہر اور راستوں میں گندگی اور کوڑا کرکٹ نہ پھینکیں۔ جگہ جگہ نہ تھوکیں۔ سڑکوں کو صاف ستھرا رکھیں کیونکہ آلودگی پورے ماحول پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔

یہ سارے کام ہمارے پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنّت ہیں۔

صفائی اور پاکیزگی کا انسانی صحت کے ساتھ گہرا تعلّق ہے۔ صحت مند رہنے کے لیے ضروری ہے کہ صفائی اور طہارت کو عادت کا حصّہ بنایا جائے۔ گندگی سے بچا جائے۔ اپنے گھر، سکول، کمرا جماعت اور ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ زمین پر بسنے والی مخلوقات میں سب سے افضل مخلوق ہے:

الف۔ انسان　ب۔ فرشتے　ج۔ جن　د۔ حیوان

ب۔ حدیث مبارک کی رو سے صفائی حصہ ہے:

الف۔ روزے کا　ب۔ جہاد کا　ج۔ ایمان کا　د۔ زکوٰۃ کا

ج۔ پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا چاہیے:

الف۔ کھانا کھانے سے　ب۔ پانی پینے سے　ج۔ نہانے سے　د۔ سونے سے

د۔ ناخن ایک بار ضرور تراشنے چاہییں:

الف۔ ایک ہفتے کے دوران　ب۔ دو ہفتے کے دوران　ج۔ تین ہفتے کے دوران　د۔ چار ہفتے کے دوران

ہ۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بدبودار چیزیں کھا کر آنے سے منع فرمایا:

الف۔ مسجد میں　ب۔ گھر میں　ج۔ دوکان میں　د۔ سکول میں

2۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ انسان کو کس بنیاد پر دوسری مخلوق پر فضیلت حاصل ہے؟

ب۔ صفائی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ صحت مند رہنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

3۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اسوہ حسنہ کی روشنی میں صفائی کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- کیا آپ درج ذیل مواقع پر صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں
واش روم جانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں
ناک صاف کرنے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں
کھانسی/ یا چھینک کے دوران ہاتھ منہ پر رکھتے ہیں۔	ہاں	نہیں
پالتو جانوروں کی دیکھ بھال کے بعد ہاتھ اور منہ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں
کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے اور پھینکنے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں

- اپنے آپ اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے آپ کیا کرتے ہیں؟ نکات کی صورت میں دی گئی جگہ میں لکھیں۔

اپنے آپ کو صاف رکھنے کے لیے	ماحول کو صاف رکھنے کے لیے
1۔ ________	1۔ ________
2۔ ________	2۔ ________
3۔ ________	3۔ ________

- اساتذہ اور والدین کی مدد سے صفائی نہ کرنے کے نقصانات معلوم کریں اور اسے ایک چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- اپنے کمرے کا جائزہ لے کر اس کی صفائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام

سکول میں ہفتہ وار صفائی مہم کا اہتمام کریں اور روزانہ کی بنیاد پر اپنے کمرا جماعت کی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔
طلبہ کو گندگی کے ڈھیر سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے بارے میں آگاہ کریں تاکہ ان میں اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب پیدا ہو۔

NOT FOR SALE-PESRP

(2) پانی کی اہمیت

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- عصرِ حاضر میں پانی کے مسائل کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- پانی کے ضیاع سے بچنے کے حوالے سے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ ہر جان دار شے اس کی محتاج ہے۔ پانی کے بغیر زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ روز مرّہ کے اکثر کاموں کے لیے پانی کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے پینے کے لیے، کھانا بنانے کے لیے، غسل کے لیے، کپڑے وغیرہ دھونے کے لیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نعمت کے خالق ہم ہیں۔ تمھارے بس کی بات نہیں تھی کہ تم پانی کا اتنا وسیع انتظام کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فرمانِ الٰہی

وَّ اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ (سورۃ المرسلٰت، آیت 27)

ترجمہ: اور ہم نے تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔

ترجمہ: اور ہم (پانی سے) بھری ہوئی ہوائیں بھیجتے ہیں پھر ہم آسمان سے پانی نازل فرماتے ہیں پھر ہم ہی تمھیں وہ (پانی) پلاتے ہیں اور تم اُس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو۔ (سورۃ الحجر، آیت: 22)

یہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے پانی کو پینے کے قابل بنایا۔ اگر پانی کڑوا ہوتا یا نمکین ہوتا تو اس کا پینا ممکن نہیں تھا۔

پانی اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ اس پر انسان اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کرے کم ہے۔ ہمیں پانی کو کسی صورت بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۳۱ (سورۃ الاعراف، آیت: 31)

ترجمہ: بے شک (وہ اللہ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں زندگی بسر کرنے کا جو ادب سکھایا ہے، اُس کے مطابق ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہیے اور ان کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وضو اور غسل کے لیے ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کر رہے تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے سعد! اسراف نہ کرو، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا وضو میں بھی

ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔ (مسند احمد، حدیث:609)

موجودہ دور میں دنیا کو پانی کی کمی کا سامنا ہے۔ دنیا کی زیادہ تر آبادی کو پینے کے لیے صاف پانی میسر نہیں ہے۔ پاکستان جیسے زرعی ملک کو بھی پانی کی شدید کمی کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس لیے پانی کو ضائع کرنا اور غیر ضروری استعمال کرنا ایک برا فعل ہے۔

اسی طرح دوسرا مسئلہ جس کا ہمیں سامنا ہے وہ پانی کی آلودگی ہے۔ ہمیں گندی چیزیں پانی میں نہیں پھینکنی چاہییں۔ نکاسی کے ناقص نظام اور دریاؤں میں شہروں کا گندہ پانی ڈالنے کی وجہ سے بیشتر جگہوں کا پانی آلودہ ہو چکا ہے۔ پانی کی آلودگی کی وجہ سے بہت زیادہ بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ہدایات کے مطابق پانی کو آلودہ کرنے اور ضائع ہونے سے بچائیں۔

آیئے! ہم سب مل کر عہد کریں کہ:

- پانی کو ضائع نہیں کریں گے۔
- صرف ضرورت کے تحت پانی استعمال کریں گے۔
- پانی کو صاف رکھنے کا اہتمام بھی کریں گے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن سے فرمایا کہ وُضو میں پانی کا زیادہ استعمال اسراف ہے؟

الف۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　ب۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　د۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب۔ ہر جان دار کے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے:

الف۔ پانی　　ب۔ گاڑی　　ج۔ سایہ　　د۔ گھر

ج۔ موجودہ دور میں دنیا کو کمی کا سامنا ہے:

الف۔ گرمی کی　　ب۔ ہوا کی　　ج۔ پانی کی　　د۔ سردی کی

د۔ پانی کی آلودگی سے پیدا ہو رہی ہیں:

الف۔ رکاوٹیں　　ب۔ مشکلات　　ج۔ بیماریاں　　د۔ دُوریاں

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ کی ________ کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

NOT FOR SALE-PESRP

ب۔ روزمرہ کی زندگی میں پانی کی ضرورت بہت __________ ہوتی ہے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے مگر ان کو __________ نہیں کرنا چاہیے۔

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وضو اور __________ کے لیے ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔

ہ۔ پانی کا غیر ضروری استعمال کرنا ایک __________ فعل ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ پانی کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔

ب۔ انسان کو پانی کی نعمت پر کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟

ج۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا نصیحت کی؟

د۔ پانی کے ضیاع سے بچنے کے لیے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ہدایات دیں؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ موجودہ دور میں دنیا کو پانی کے حوالے سے کن مسائل کا سامنا ہے؟

ب۔ پانی استعمال کرنے کے آداب بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- درج ذیل صورتوں میں پانی ضائع ہوسکتا ہے۔ آپ ان صورتوں میں پانی زیادہ استعمال کرتے ہیں یا کم، کسی ایک پر (✓) نشان لگائیں۔

وضو کرتے ہوئے	زیادہ	کم
غسل کرتے ہوئے	زیادہ	کم
کپڑے دھوتے ہوئے	زیادہ	کم
گاڑی، موٹر سائیکل یا سائیکل دھوتے ہوئے	زیادہ	کم
گھر کی صفائی کرتے ہوئے	زیادہ	کم

- اساتذہ اور والدین کی مدد سے پانی اور دیگر توانائی کے وسائل کو بچانے کے طریقوں کی ایک فہرست بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- اپنے ملک پاکستان میں ''پانی بچاؤ مہم'' کا حصہ بنیں۔

برائے اساتذہ کرام

- پانی کی حفاظت کے متعلق طلبہ کو کوئی دستاویزی فلم دکھائیں۔
- طلبہ کو پانی کے ضیاع کی مختلف صورتیں بتائیں اور کس طرح ان صورتوں میں پانی بچایا جا سکتا ہے۔ تفصیل سے آگاہ کریں۔

فرہنگ

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
قواعد	اصول
بابرکت	برکت والی
حفظ کرنا	یاد کرنا
فضیلت	اہمیت
مجوّزہ	تجویز کیا گیا
سفارش	شفاعت، کسی کی بھلائی کے لیے اچھی بات کہنا
اعادہ	دہرانا، لوٹانا
چغل خور	غیبت کرنے والا، لگائی بجھائی کرنے والا
ایذا	تکلیف، دکھ

باب دوم: ایمانیات و عبادات

الف: ایمانیات

(1) فرشتوں پر ایمان

الفاظ	معانی
نُور	روشنی
انجام دینا	پورا کرنا
مخلوق	اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں
صور پھونکنا	ایک خاص قسم کا بگل جو روایت کے مطابق قیامت کے روز حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔
معزز	عزت والے۔ محترم
روزی	رزق۔ گزر بسر

(2) آسمانی کتابیں

الفاظ	معانی
رہنمائی	راستہ دکھانا
برحق	سچا
تصدیق کرنا	سچا ثابت کرنا
ختمِ نبوت	حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ماننا
نجات	چھٹکارا

ب: عبادات

(1) روزہ

الفاظ	معانی
ترک کرنا	چھوڑ دینا
آفتاب	سورج
رکن	ستون
قرب	نزدیکی
عشرہ	دس دن

(2) حقوق اللہ

الفاظ	معانی
لازم	ضروری
اناج	غلہ
احسانات	احسان کی جمع، بھلائیاں
تقاضا	مطالبہ، دعویٰ
شریک	ساتھی، حصہ دار

(3) تلاوت قرآن مجید

الفاظ	معانی
سفارش	سہارا
آداب	ادب کی جمع
تلاوت کرنا	قرآن مجید پڑھنا
تعوّذ	أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
تسمیہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
تلفظ	الفاظ کا درست طریقے سے ادا کرنا
رضا	خوشی

باب سوم: سیرت طیبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الف۔ نزولِ وحی کا واقعہ

الفاظ	معانی
غارحرا	مکّہ مکرّمہ کی ایک غار کا نام
پروردگار	پالنے والا، مراد اللہ تعالیٰ
آیات	آیت کی جمع، نشانیاں

الفاظ	معانی
لرزہ	خوف سے کانپنا
چچازاد	چچا کا بیٹا/بیٹی
نزول	نازل ہونا

ب۔ دعوت و تبلیغ

الفاظ	معانی
خفیہ	چھپ کر
عرصہ	وقت
اعزّہ و اقارب	رشتہ دار
ایڑی چوٹی کا زور لگانا	پوری کوشش کرنا
مخالفت	دشمنی

ج۔ ہجرتِ حبشہ (اولیٰ و ثانیہ)

الفاظ	معانی
عادل	انصاف کرنے والا
قافلہ	مسافروں کا گروہ
امیر	قائد، سردار
وفد	ایلچی، سفیر
مردار	مردہ چیز
صلہ رحمی کرنا	رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا
جاہل	ان پڑھ
چراغ	دیا، بتی

NOT FOR SALE-PESRP

د۔ شِعْبِ ابی طالب

الفاظ	معانی
انتہائی	بہت زیادہ
قدم اٹھانا	کام شروع کرنا
ظالمانہ	ظلم سے بھرا ہوا
معاہدہ	باہمی عہد و پیمان
تحریر	لکھی ہوئی چیز
لبیک	میں حاضر ہوں
مشرکین	مشرک کی جمع شرک کرنے والے
محاصرہ	گھیراؤ
دیمک	چیونٹی کے برابر ایک قسم کا کیڑا

ہ۔ عام الحُزن

الفاظ	معانی
سہنا	برداشت کرنا
پرورش	پالنا
رخصت ہونا	چلے جانا، وفات پا جانا
بے حد	بہت زیادہ
حمایت	طرف داری، مدد
محروم	روکا گیا
رفاقت	ساتھ
غمگساری	ہمدردی کرنا

و۔ سفرِ طائف

الفاظ	معانی
بعثت	رسالت کا زمانہ / بھیجا جانا
شریر	شرارتی
پیٹنا	ریزہ ریزہ کرنا
اُسوہ	نمونہ

الفاظ	معانی
پناہ لینا	حفاظت میں آنا
باشندہ	کسی ملک یا شہر کا رہنے والا
بدسلوکی	بُرا برتاؤ

باب چہارم: اَخْلاق و آداب

الف۔ سادگی

الفاظ	معانی
نمونہ	مثال
زیبِ تن	پہننا
عار	شرم
میسّر	موجود، دستیاب
طرزِ عمل	سلوک، رویّہ
قناعت	جو ملے اسی پر راضی ہونا

ب۔ آدابِ مجلس

الفاظ	معانی
راحت	آرام
ضابطہ	اصول، قانون
شعبہ	وِنگ، محکمہ کا حِصّہ
کشادگی	فراغت، مالدار ہونا
مجالس	مجلس کی جمع محفل
اجتناب	بچنا

ج۔ وقت کی پابندی

الفاظ	معانی
سرانجام دینا	پورا کرنا
طلوع	روشن ہونا، نکلنا
غروب	ڈوبنا

الفاظ	معانی
قدر و قیمت	اہمیت
صرف کرنا	استعمال کرنا
توازن	برابری/ دونوں طرف ہم وزن
ضائع کرنا	برباد کرنا

باب پنجم: حسنِ معاشرت و معاملات

الف۔ دیانت داری

الفاظ	معانی
راز	چھپی ہوئی بات
سونپی	حوالے
صادق	سچ بولنے والا
امین	امانت دار
شہرت	مشہور، دھوم
شاہراہ	راستہ

ب۔ حقوق العباد

الفاظ	معانی
خدمتِ خلق	مخلوق کی خدمت کرنا
تلقین	تعلیم
کنبہ	خاندان
بخشش	معافی، مغفرت
بیوہ	وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو

ج۔ وطن سے محبت

الفاظ	معانی
فطری	قدرتی
ٹھکانا	گھر
وطن	جائے پیدائش
سکونت	رہائش
لاتعداد	بہت زیادہ، تعداد شمار میں نہ آسکے
امتیازی	نمایاں، برتری
وفادار	وفا کرنے والا

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام

الفاظ	معانی
پُوجا	عبادت
سرکش	نافرمان، باغی
بت خانہ	عبادت گاہ جہاں پر بت ہوتے ہیں
ہجرت	وطن کو چھوڑ دینا
شعائر	جمع شعار، امتیازی نشانیاں
نسل	قوم

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام

الفاظ	معانی
آمد	آنا
متکبر	تکبر کرنے والا، مغرور
دعوے دار	دعویٰ کرنے والا
نجومی	ستاروں کا علم جاننے والا
بنی اسرائیل	حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد
کارندے	کام کرنے والے، ملازم
کوہ	پہاڑ
معجزے	معجزہ کی جمع، عقل میں نہ آنے والی باتیں
جدوجہد	کوشش
غرق	ڈوب جانا

بابِ ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

الف۔ صفائی کی ضرورت اور اہمیّت

الفاظ	معانی
افضل	سب سے زیادہ فضیلت والا
نوازا	عطا کیا
طہارت	پاکیزگی
جمال	خوب صورتی
مسواک	دانت صاف کرنے کی ریشہ دار پتلی لکڑی

ب۔ پانی کی اہمیّت

الفاظ	معانی
عظیم	عظمت والا
قائم	برقرار
ضائع	برباد
اسراف	فضول خرچی
آلودگی	گندگی
ناقص	ناکارہ

ج۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
راشد	ہدایت پانے والا
استقامت	ثابت قدمی
بے ساختہ	بغیر ارادہ کے، بغیر بناوٹ کے
قیادت	سربراہی
رعایا	عوام
نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر کہنا
قاضی	شرعی فیصلہ کرنے والا جج
مشعلِ راہ	راستہ دکھانے والی روشنی
فائز	کامیاب

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
تاجر	کاروباری شخص
صاحبزادی	بیٹی
غنی	مال دار
وقف کرنا	اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا، کسی کو مالک بنا دینا
جامع	جمع کرنے والا
وسیع	دور تک پھیلا ہوا
بحری	سمندری
بغاوت	نافرمانی